2022



(بچوں کے لیے قرآنی معلومات)

ترتیب وتزئین

ایس ایم نعمان عزیز خان

تالیف

ڈاکٹر نوشابہ کھوکھر

امثال مثل کی جمع ہے،اس کو مَثَلَ،مَثِلَ اور مَثِیل تینوں طرح پڑھا جاسکتاہے،یہ لفظی اور معنوی دونوں لحاظ سے شبہ،شِبہ اور تشبیہ کی طرح ہے۔ادب میں مثل اس قول کو کہاجاتاہے جو عمومی طور پر بیان کیاجاتا ہو،اس میں اسی حالت کو جس کے بارے میں وہ امثال بیان کی گئی ہوں اس حالت سے تشبیہ دی جاتی ہے جس کے لئے وہ امثال کہی گئی تھیں۔[1]

مَثَل،مِثل اور مَثِیل،تینوں کا معنی ایک ہے لیکن اس کا عام استعمال ضرب المثل اردو کے معنی میں ہوتاہے اور بطور استعارہ کسی حالت کے بیان کو بھی کہتے ہیں۔[2]

حضرت ابو ھریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

فان القرآن نزل علیٰ خمسة اوجه حلال وّحرام وّمحکم وّمتشابه وامثال، فاعملوا بالحلال وجتنبوا الحرام واتّبعوا المحکم واٰمنوا بالمتشابه واعتبروا بالامثال۔[3]

"بے شک قرآن کریم پانچ وجوہ کی بناءپر نازل ہواہے۔حلال،حرام،محکم،متشابہ اور امثال،پس تم لوگ حلال پر عمل کرو اور حرام سے اجتناب کرو،محکم کی اتباع اور پیروی کرو،متشابہ پر ایمان لاؤ اور امثال سے عبرت ونصیحت حاصل کرو"۔

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی جانب سے انسانوں کی رشدوہدایت کے لئے نازل ہونے والی آخری تحفہ اور دنیا کی سب سے بہترین کتاب ہے۔اس میں اللہ تعالیٰ نے کئی قسم کی مثالیں ارشاد فرمائی ہیں تاکہ انسانی ذہن بات کی تہہ تک پہنچنے میں دقت محسوس نہ کرے اور حکم الٰہی کو بہتر انداز میں سمجھ سکے،کیونکہ جو بات مثالوں سے ذہن نشین ہوتی ہے وہ دلائل سے کم وبیش سمجھ آتی ہے قرآن مجید کی مثالوں کی اہمیت اس طرح سے لگائی جاسکتی ہے کہ اگر ممثل جتنا عظیم ہوگا تو امثال بھی اس کے مثل ہوں گے۔

قرآن مجید میں جو امثال بیان کئے گئے ہیں وہ بات کی وضاحت،عبرت اور نصیحت کے لئے بیان ہوتے ہیں۔ایسی مثالوں سے انسان کا امتحان ہوتاہے۔ اصحاب فکرونظر کے لئے یہ مثالیں ہدایت کاسامان پیداکرتی ہیں اوربے پرواہی وبے اعتنائی برتنے والوں کے لئے اور زیادہ گمراہی کا سبب بنتی ہے اور ایسی مثالوں سے صرف ایسے سرکش لوگ ہی گمراہ

---

[1] سرور،مولاناعبداللہ،"**علوم القرآن**"،لاہور،مکتبہ محمدیہ،طبع سوم،2011ء،ص363

[2] نسفی،ابوالبرکات،عبداللہ بن احمد بن محمد،مولاناشمس الدین(مترجم)،"**مدارك التنزيل حقائق التاويل**"،لاہور،مکتبۃ العلم،ص75

[3] البیہقی،ابوبکر احمد بن حسین،"**شعب الایمان للبیهقی**"،بیروت،دارالکتب العلمیہ،باب **الحادی عشرمن شعب الایمان وهو باب فی الخوف من الله تعالیٰ**،ج2،ص727

ہوتے ہیں جو فاسق یعنی اطاعت خداوندی سے نکل جانے والے ہیں جبکہ جن لوگوں میں ذرا بھی خداخوفی ہوتاہے وہ توہدایت ہی حاصل کر لیتے ہیں۔

افادیت:

امثال القرآن اپنی جگہ ایک خاص افادیت کے حامل ہیں،ہر مثال میں انسانوں کے لئے علم کاذخیرہ چھپاہواہے۔ قرآن پاک مکمل سرچشمہ ہدایت ہے،قرآن وحدیث کی تمثیلات سے اصل غرض عبرت کاحاصل کرناہے،تاکہ انسان اس میں غوروفکر کرکے دنیا کی حقیقت،اس کی ناپائیداری اورزوال وفنا کو سمجھتے ہوئے اللہ وحدہ لاشریک پرایمان لائے اور اس کے ساتھ کسی چیز کوشریک بنانے سے احتراز کرے۔قرآن حکیم کے ضرب الامثال سے وعظ وتذکیر،زجر،عبرت،تقریر وتاکید،مراد کوفہم مخاطب کے قریب کرنااور مراد کو محسوس صورت میں پیش کرنا،یہ اسلئے کہ امثال معانی کو اشخاص کی صورت میں نمایاں کرتی ہیں،کیونکہ اسمیں مخاطب کے ذہن کو حواس ظاہری کی امداد ملتی ہے اورذہن میں بخوبی نقش ہوجاتی ہے۔امثال کاطرز اختیار کرنے سے معانی منکشف ہوجاتے ہیں۔

امثال اس بات کی بیان کی جاتی ہے جس میں انوکھاپن ہواسی لئے اسکی حفاظت کی جاتی ہے پس وہ بدلتی نہیں۔کبھی استعارہ کے طورپر مثل کوحال یاصفت یاقصہ کے معنی میں استعمال کرتے ہیں جبکہ اس کی کوئی حالت اور انوکھی بات ہو،جیسے:

مثل الجنةالتی وعد المتقون۔[4]

ترجمہ:مثال(احوال)اس جنت کا جس کاوعدہ ہے پرہیزگاروں کے لئے۔

یعنی جو عجائب ہم نے بیان کئے ان میں جنت کا عجیب حالت والا واقعہ ہے۔پھر اس کے عجائبات بیان فرمائے۔دوسری جگہ فرمان باری تعالیٰ ہے کہ:

وَلِلّٰہِ المَثَل الاَعلٰی۔[5] "اوراللہ کی مثال(شان)سب سے بلند ہے"۔

یعنی اللہ کے لئے ایسی صفات ہیں جن کا عظمت وجلال میں بڑامقام ہے۔

امثال القرآن کی اقسام:

قرآنی مثالوں کے تین اقسام ہیں:

1. واضح مثالیں
2. پوشیدہ مثالیں

[4] الرعد35:13

[5] النحل60:16

3. روزِمرہ کی مثالیں

1۔واضح مثالیں:

واضح مثالیں وہ ہے کہ جس میں لفظ کے مثل کے ساتھ وضاحت کی گئی ہو یا جو تشبیہ پر دلالت کرے، اس قسم کی مثالیں قرآن کریم میں بہت ہیں جیسے حق اور باطل کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

اَنزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَت اَودِیَةٌ بِقَدَرِھَا فَاحتَمَلَ السَّیلُ زَبَدًا رَّابِیًا وَمِمَّا یُوقِدُونَ عَلَیهِ فِی النَّارِ ابتِغَآءَ حِلیَةٍ اَومَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثلُهٗ کَذٰلِکَ یَضرِبُ اللّٰهُ الحَقَّ وَالبَاطِلَ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَیَذهَبُ جُفَآءً وَاَمَّا مَا یَنفَعُ النَّاسَ فَیَمکُثُ فِی الاَرضِ کَذٰلِکَ یَضرِبُ اللّٰهُ الاَمثَالَ۔[6]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی نازل فرمایا پھر نالے اپنی مقدار کے موافق چلنے لگے۔ پھر وہ سیلاب خس وخاشاک بہالایا جو اس کے اوپر ہے اور جن چیزوں کو آگ کے اندر زیور یا اور اسباب بنانے کی غرض سے تپاتے ہیں اسمیں بھی ایساہی میل کچیل ہے ۔ اللہ تعالیٰ حق اور باطل کی اسی طرح مثال بیان کررہاہے۔ سو جو میل کچیل تھاوہ تو پھینک دیاجاتاہے اور جو چیز لوگوں کے کارآمد ہے وہ دنیا میں رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح مثالیں بیان کیاکرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس وحی کو جو آسمان سے دلوں کی زندگی کے لئے نازل فرمائی ہے اس پانی سے تشبیہ دی ہے جو نباتات کے ذریعے زمین کی زندگی کے لئے آسمان سے برساتاہے، اور دلوں کی وادیوں سے تشبیہ دی ہے۔ اور سیلاب وتیز پانی جب وہ وادیوں میں بہتاہے تو اس پر جھاگ اور کوڑا کرکٹ ابھر آتاہے، اس طرح علم وہدایت جب دلوں میں سرایت کرجاتے ہیں توخواہشات اوپر بھر آتی ہیں تاکہ ان کا خاتمہ ہوجائے۔ اسی طرح ان مثالوں کا حاصل یہ بھی ہے کہ جیسے ان مثالوں میں میل کچیل برائے چندے اصلی چیز کے اوپر نظر آتاہے لیکن انجام کار وہ پھینک دیاجاتاہے اور اصلی چیز رہ جاتی ہے، اسی طرح باطل گو برائے چندے حق کے اوپر غالب نظر آوے لیکن آخر کار باطل محو اور مغلوب ہوجاتاہے اور حق باقی اور ثابت رہتاہے۔

2۔پوشیدہ مثالیں:

یہ وہ مثالیں ہیں جن میں مثل کے لفظ کو واضح طور پر نہ بولا گیا ہو لیکن وہ مختصر طور پر بہترین مفہوم کو واضح کرتی ہے اور جب انھیں ان کے مشابہ امور کی طرف منتقل کیاجاتاہے تو وہ خوب اثرانداز ہوتی ہے۔

1۔ گائے کے ذکر میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

[6] الرعد 17:13

لَا فَارِض وَلَا بِكر عَوَان بَينَ ذٰلِكَ۔[7]

ترجمہ: نہ بوڑھی اور نہ ادسر بلکہ ان دونوں کے بیچ میں۔

2۔ فضول خرچی سے بچنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَالَّذِينَ إِذاَ اَنفقوا لَم يسرِفوا وَلَم يقتروا وَكَانَ بَينَ ذٰلِكَ قَوَاماً ۔[8]

ترجمہ: اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر ہیں۔

3۔ نماز کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

وَلاَ تَجهَر بِصَلاتِكَ وَلاَ تخافِت بِهاَ وابتَغِ بَينَ ذٰلِكَ سَبِيلاً۔[9]

ترجمہ: اور اپنی نماز نہ بہت بلند آواز سے پڑھو اور نہ بالکل آہستہ، اور ان دونوں کے بیچ کا راستہ اختیار کرو۔

4۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ ہے:

لاَيَلدَغ المؤمِن مِن جحرٍ مَرّتَين۔[10]

"مؤمن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا"۔

اس حدیث میں بھی پوشیدہ طور پر مثال دی گئی ہے، سوراخ میں ڈسا جانا اور دھوکہ دینا ایک جیسا ہے۔

3۔ روزِمرہ کی مثالیں:

یہ ایسے جملے ہیں جن کو تشبیہ کے لفظ کے بغیر عمومی طور پر بیان کیا گیا ہے، یعنی یہ آیات امثال کے قائم مقام ہیں۔

قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے کہ:

لَيسَ لَهاَ مِن دونِ اللهِ كاَشِفَه۔[11] ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اس کو کھولنے والا کوئی نہیں۔

اَلَيسَ الصبح بِقَرِيبٍ۔[12] ترجمہ: کیا صبح قریب نہیں ہے

[7] البقرہ2:68

[8] الفرقان25:67

[9] الاسراء17:110

[10] القشیری، ابوالحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم، "**صحیح مسلم**"، کراچی، قدیمی کتب خانہ، کتاب الزھد، **باب فی الاحادیث المتفرقة**، ج2، ص413

[11] النجم53:58

[12] ھود11:81

هَل جَزَاۤئُ الاِحسانِ اِلاّالاِحسانَ۔[13]"نیکی کا بدلہ نیکی ہے"۔

ضَعفَ الطاّلِب وَالمَطلوب۔[14]"طالب اور مطلوب کمزور ہیں"۔

لِمِثلِ هٰذَا فَلیَعمَلِ العٰمِلونَ۔[15]"عمل کرنے والوں کو اس طرح عمل کرنا چاہئے"۔

آیات کی یہ قسم جس کا نام مفسرین نے امثالِ مرسلہ رکھا ہے یعنی چلتی پھرتی مثالیں، ان کے بارے میں ان کا اختلاف ہے کہ ان کو بطورِ مثال استعمال کرنے کا کیا حکم ہے؟ بعض اہلِ علم کے نزدیک اس کے استعمال سے قرآن کا ادب ملحوظ نہیں رہتا، یا پھر اس سے کوئی فاسد مذہب والا گفتگو کرتا ہے اور وہ پوری کوشش کرتا ہے کہ اسے اپنے باطل نظریات کی طرف مائل کرے تو وہ دوسرا انسان کہتا ہے لَکُم دِینُکم وَلِیَ دِین۔[16] لیکن اگر کوئی شخص اپنی عبارت کو ظاہر کرنا چاہتا ہے اور وہ قرآن کریم کو بطورِ مثال بیان کرتا ہے تو ایسا کرنا بہت بڑا گناہ ہے، حتیٰ کہ مذاق اور فضول گفتگو میں قرآن کریم کو بطورِ مثال بیان کرنا بھی گناہ ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں جگہ جگہ امثال بیان فرماتے ہیں، یہ امثال اپنے اندر بے پناہ حکمت رکھتے ہیں، اسی لئے قرآن مجید میں جس قدر غور و فکر کی جائے حکمت کے اسی قدر موتی ہاتھ لگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَتِلكَ الاَمثَال نَضرِبهاَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهم يَتَفَكَّرون۔[17]

ترجمہ: یہ مثالیں ہیں جنہیں ہم لوگوں کیلئے بیان کرتے ہیں شاید وہ غور و فکر کریں۔

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

وَتِلكَ الاَمثَال نَضرِبهاَلِلنَّاسِ وَمَایَعقِلها الاّالعالِمونَ۔[18]

ترجمہ: یہ مثالیں ہیں جنہیں ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں مگر انہیں اہل علم کے علاوہ کوئی نہیں سمجھتا۔

---

[13] الرحمٰن 60:55

[14] الحج 73:22

[15] الصافات 61:37

[16] الکافرون 109:6

[17] الحشر 59:21

[18] العنکبوت 43:29

ضرورت واہمیت:

امثال القرآن اپنی جگہ ایک خاص اہمیت رکھتے ہیں، ہر مثال میں لوگوں کے لئے علم کا ذخیرہ چھپا ہوا ہوتا ہے، قرآن پاک مکمل سرچشمہ ہدایت ہے، قرآن وحدیث کی تمثیلات سے اصل غرض عبرت حاصل کرنا ہے، تاکہ انسان اس مین غور وفکر کرکے دنیا کی حقیقت، اس کی ناپائیداری اور زوال وفنا کو سمجھتے ہوئے اللہ وحدہ لاشریک پر ایمان لائے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک بنانے سے احتراز کرے۔ قرآن حکیم کے ضرب الامثال سے وعظ وتذکیر، زجر، عبرت، تقریر وتاکید، مراد کو فہمِ مخاطب کے قریب کرنا اور مراد کو محسوس صورت میں پیش کرنا۔ یہ اس لئے کہ امثال معانی کو اشخاص کی صورت میں نمایاں کرتی ہے کیونکہ اس میں مخاطب کے ذہن کو حواس ظاہری کی امداد ملتی ہے اور ذہن میں بخوبی نقش ہوجاتی ہے۔ امثال کا طرز اختیار کرنے سے معانی منکشف ہوجاتے ہیں۔ خداوند کریم نے قرآن پاک میں امثال بیان کئے تاکہ وہ بندوں کو یاددہانی اور نصیحت کا فائدہ دیں۔ بات کو واضح کرنے کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ امثال معانی کو اشخاص کی صورت میں نمایاں اور شکل پذیر کردے تو بندے کے لئے ایک غیر موجود چیز موجود کی مشابہ ہوجاتی ہے، اس طرح انسان بات کی تہہ تک پہنچ جاتا ہے، یہاں سمجھ اتنے منازل طے کرتا ہے کہ دلائل بہت پیچھے رہ جاتی ہیں، یقین کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ اللہ پاک نے قرآن پاک میں دنیا کی چیزوں کو لیکر آخرت کی مثالیں بیان کردی ہیں۔

ہمارے نیک اعمال اور اعمال بد کس طرح ہمارے لئے فائدہ اور نقصان کا سبب بنتے ہیں ان کو سمجھانے کے لئے ان چیزوں کی مثال دی جو ہماری آنکھوں کے سامنے موجود ہیں، قرآن پاک میں ہے: حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيۡرَ مُشۡرِكِيۡنَ بِهٖ ؕ وَمَنۡ يُّشۡرِكۡ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخۡطَفُهُ الطَّيۡرُ اَوۡ تَهۡوِىۡ بِهِ الرِّيۡحُ فِىۡ مَكَانٍ سَحِيۡقٍ ۔[19]

ترجمہ: اللہ کے لئے دین کو خالص رکھنے والے، شریک بنانے والے نہ ہوں اس کے ساتھ۔ اور جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے تو گویا وہ آسمان سے گر پڑتا ہے پھر پرندے اس کی بوٹیاں نوچ لیتے ہیں، یا طوفان اس کو دور جگہ لے جاکر پھینک دیتا ہے۔

اب انسانی آنکھ آسمان کی وسعتوں کو دیکھ سکتا ہے اندازہ ہوتا ہے، ایمان اگر ہمیں آسمان کی وسعتوں تک پہنچاتا ہے تو کفر ہمیں پامال کرسکتا ہے۔ قرآن پاک کے بڑے علموں میں سے امثال کا علم ہے، جتنا مثال دینے والا عظیم ہوتا ہے اتنی ہی مثال عظیم ہوتی ہے۔ شیخ عزالدینؒ کا قول ہے:

[19] الحج 31:22

انماضرب اللہ الامثال فی القرآن تذکیرا ووعظا فمااشتمل منھاعلیٰ تفاوت فی ثواب اوعلیٰ احباط عمل اوعلیٰ مدح اوذم اونحوہ فانہ یدل علی الاحکام۔[20]

ترجمہ: خداتعالیٰ نے قرآن میں امثال اس لئے وارد کی ہیں تاکہ وہ بندوں کو یاددہانی اور نصیحت کا فائدہ دیں، چنانچہ منجملہ امثال کے جو باتیں ثوب میں تفاوت رکھتے یاکسی عمل کے ضائع کئے جانے یاکسی مدح یاذم وغیرہ امور پر شامل ہیں وہ احکام پر دلالت کرتی ہیں۔

علامہ جلال الدین سیوطیؒ، الاتقان میں امام اصفہانیؒ کا قول بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

لضرب العرب الامثال واستحضار العلماءالنظائر شان لیس بالخفی فی ابراز خفیات الدقائق ورفع الاستار عن الحقائق تریک المتخیل فی صورۃ المتحقق والمتوھم فی معرض المتیقن والغائب کانہ مشاھد۔[21]

ترجمہ: اہلِ عرب کی ضرب الامثال اور علماء کے نظائر پیش کرنے کی ایک خاص شان ہے جو مخفی نہیں رہ سکتی، اس لئے کہ یہ باتیں مخفی باریکیوں کو ظاہر اور حقیقتوں کے چہرہ سے نقاب دور کرنے میں بہت بڑااثر رکھتی ہیں، اور خیالی امور کو تحقیقی باتوں کی صورت میں عیاں کرنااور وہم کو یقین کادرجہ دینااور غائب کو مشاہد کے درجہ میں فائز کردیتاہے۔

ضرب الامثال ایسی چیزہیں جو کہ سخت جھگڑالو اور مخالف بندہ کو ساکت کردیتی ہیں، شریر کے شر کا قلع قمع کرڈالتی ہیں، کیونکہ یہ ذات پر اس طرح سے اثر انداز ہوتی ہیں، انسانی ضمیر ہدایت کی طرف دوڑنے لگتاہے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم اور اپنی تمام کتبِ منزلہ میں ضرب الامثال کو بکثرت نازل کیا، انجیل کی سورتوں میں ایک سورت کانام سورۃ الامثال ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام اور حکماء کے کلام میں اس کی کثرت پائی جاتی ہے، اعلیٰ قسم کے حقائق اپنے معانی اور اہداف کے لحاظ سے اس وقت بہت ہی عمدہ صورت اختیار کرلیتے ہیں، جب انھیں کسی خوبصورت سانچے میں ڈھالا جائے جس سے وہ یقینی معلوم اشیاء کے معیار کے مطابق عقل وشعور کے بہت قریب ہوجاتے ہیں، اور تمثیل وہ سانچہ ہے کہ جس سے معانی ومفاہیم ایک زندہ صورت کی شکل میں ظاہر ہوجاتے ہیں، اور ذہن میں نقش ہوجاتے ہیں، اس میں غائب چیز کو حاضر اور موجود چیز سے تشبیہ دی جاتی ہے، عقل میں آنے والی چیز کو محسوس بنادیا جاتاہے، بہت سارے خوبصورت معانی کو مثال نے بہت ہی خوبصورت اور دل میں جگہ کرنے والے بنادیاہے، یہاں تک کہ نفس اس کو قبول کئے بغیر نہ رہ سکا، اور عقل نے اس پر قناعت کرلی۔ یہ مثالیں قرآن کریم کے طرزبیان کانہ صرف ایک اندازہیں بلکہ قرآن کریم کاایک معجزہ ہیں۔

---

[20] السیوطی، علامہ جلال الدین، "**الاتقان فی علوم القرآن**"، لاہور، مکتبۃ العلم، ج2، ص303

[21] ایضا، ص204

انسان کو نصیحت کی ہر وقت ضرورت ہوتی ہے، یہ امثال نصیحت کے ایسے انداز ہیں کہ ان کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ بعض امثال احکامات سے تعلق رکھتے ہیں، قرآن پاک کے مضامین میں جو حلال و حرام محکم متشابہ، اور امثال پر مشتمل ہے، حرام سے بچنے کا حکم حلال پر عمل کرنے کا محکم کی اتباع متشابہ پر ایمان، اور امثال سے عبرت و نصیحت حاصل کرنے کا فرمان ہوا ہے۔ امثال القرآن کا اگر تجزیہ کیا جائے تو ہر مثال اپنے اندر وسعتیں رکھتا ہے، ان امثال کو عقل بہت جلد قبول کر لیتی ہے، واضح معنی ابھر کر سامنے آجاتے ہیں۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نمود و نمائش کے لئے خرچ کرنے والے کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

فَمَثَلُه كَمَثَلِ صَفوَانٍ عَلَيهِ تُرَاب فَاَصَابَه وَابِل فَتَرَكَه صَلدًا لايَقدِرونَ عَلَى شَىءٍمِمَّا كَسَبوا۔[22]

ترجمہ: اس کی مثال ایسے پتھر کی ہے جس پر گرد و غبار پڑا ہوا ہو اس پر بارش برسی جس سے وہ بالکل صاف ہو گیا، جو کچھ وہ کماتے ہیں اسی طرح ان کو اس سے کچھ ثواب حاصل کرنے کی قدرت نہیں ہوتی۔

امثال حقائق بیان کرتی ہے، اور غائب کو حاضر کی طرح پیش کرتی ہیں، جیسے اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اَلَّذِينَ يَاكُلونَ الرِّبَالَايَقومونَ اِلَّا كَمَايَقوم الَّتِى يَتَخَبَّطهالشَّيطَان مِنَ المَسِّ۔[23]

ترجمہ: جو لوگ سود کھاتے ہیں ان کا قیام اس شخص کے قیام کے علاوہ کچھ نہیں ہے جسے شیطان نے چھو کر مخبوط الحواس بنا دیا ہو۔

مذکورہ مثال میں سود خوروں کا حال بیان ہوا، اصل میں حلال غذا جسم کا جزو بن کر بندہ میں ایمان اور اطاعت کا مادہ پیدا کرتا ہے، حلال غذا اسے ہی خداوندِ کریم عبادات کی توفیق دیتا ہے، جس کی غذا حرام ہو وہ ظاہرہ طور بے شک کھڑا ہو چلتا پھرتا ہو لیکن وہ باطن میں ایسا ہے جیسے ایک مخبوط الحواس شخص، جسے کھڑے ہونے کی گنجائش نہ ہو۔ مثال بیان کر کے اس چیز کی ترغیب دلائی جاتی ہے جس کی مثال بیان کی گئی ہو، کیونکہ وہ ایسی چیز ہوتی ہے جس طرف لوگوں کی رغبت ہوتی ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں خرچ کرنے والے کی مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس کے خرچ کرنے سے بہت زیادہ ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

مَثَل الذِينَ يُنفِقونَ اَموَالَهم فِى سَبِيلِ اللّهِ كَمَثَلِ حَبةاَ نبَتَت سَبعَ سَنَابِلَ فِى كلِّ سنبلَةٍ مِائَة حَبَّةٍ وَاللّه يضَاعِف لِمَن يَشَاء وَاللّه وَاسع عَلِيم۔[24]

---

[22] البقرہ2:264

[23] البقرہ2:275

[24] البقرہ2:261

ترجمہ: ان لوگوں کی مثال جو اللہ کے راستے میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں اس دانے کی طرح ہے کہ جس نے سات بالیاں اگائیں ہر بالی میں ایک سو دانہ ہو اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے اسے دگنا کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ خوب وسعت والا ہے۔

بعض مثالوں میں کسی چیز سے نفرت دلانا مقصود ہوتا ہے، مثال بیان کرکے ایک قبیح چیز کو چھوڑنے کی ترغیب دی جاتی ہے، جیسا کہ آیت مبارکہ میں ہے:

وَلَایَغتَب بَعضکم بَعضًاایحِبّ اَحَدکم اَن یا کلَ لَحمَ اَخِیہِ مَیتًافکَرِھتموہ۔[25]

ترجمہ: اور تم میں سے کوئی دوسرے کی غیبت نہ کرے، کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ تم اسے ناپسند کرتے ہو۔

اس مثال کے ذریعہ پہلے غیبت سے منع کیا گیا اور پھر مردہ بھائی کا گوشت بیان کرکے غیبت سے نفرت دلائی گئی۔ اصل میں مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور موجود نہ ہو اس کی مثال مردہ کی سی ہے، اپنے بارے میں کوئی مدافعت نہیں کر سکتا، کیا خوب اللہ تعالیٰ نے مثال بیان فرمائی۔

امثال دلوں پر زیادہ اثر انداز ہوتی ہیں وعظ کے لحاظ سے دوسرے تک بات پہنچانے کے لئے زیادہ کارآمد ہوتی ہیں اور دوسروں کو مطمئن کرنے کے لئے زیادہ بہتر ثابت ہوتی ہیں، آیتِ مبارکہ میں ہے:

وَلَقَد ضَرَبنَا لِلنّاسِ فِی ھَذَا القرآنِ مِن کلِّ مَثَلٍ لَعَلّھم یتَذَکّرونَ۔[26]

ترجمہ: ہم نے قرآن کریم تمام مثالیں لوگوں کے لئے بیان فرمائی ہیں، شاید وہ نصیحت حاصل کریں۔

یہ امثال القرآن تربیتی وسائل کا درجہ رکھتی ہیں، کسی روحانی تربیت میں بہت اثر انگیزی ہوتی ہے، وضاحتی اور شوق پیدا کرنے والے وسائل ہیں۔ اللہ پاک نے انسانی تربیت اور ترغیب کے لئے یہ خوبصورت امثال بیان فرمائے، جو شخص بھی ان میں غور و فکر کرے، جستجو کرے وہ نصیحت حاصل کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

قرآن کریم دنیا کی تمام کتابوں میں ایک منفرد کتاب ہے، یہ بہ یک وقت آسان اور فہم کے مطابق بھی ہے اور مشکل بھی، سہل فہم ہونے کی وجہ سے صحابہ کے قلوب میں داخل ہو کر ان کی سیرت و کردار میں بے مثال انقلاب پیدا کرنے کی وجہ

---

[25] الحجرات 12:49

[26] الزمر 27:39

بن گئی، مشکل ہونے کی بنا پر عربوں جیسی فصیح اللسان قوم کو اس کے بعض اشاروں اور کنایوں کے فہم میں دشواری پیدا کرنے کا موجب بنی، جیسے الخیط الابیض، الخیط الاسود[27] اور حکم تیمم[28]۔

خلاصہ بحث:

قرآن حکیم قصص وامثال اور حکایات ونصائح کا مجموعہ ہے،اس میں سعادت دارین کے بے مثال اصول امثال کی صورت میں بیان کئے گئے ہیں۔ یہ امثال قرآن پاک کے مضامین میں سے ہیں، جس طرح اس کلام کے باقی مضامین کی ضرورت اور اہمیت نظر انداز نہیں کی جاسکتی جو کہ ایک مکمل ضابطہ حیات کی حیثیت رکھتے ہیں اسی طرح یہ امثال بھی اپنے اندر ایک ضابطہ حیات کا درجہ رکھتے ہیں۔ اگرچہ ساری کتب سماویہ نور ہیں مگر قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے نور کہہ کر پکارا کہ بڑی واضح روشنی ہے جس کے سامنے کفر وشرک کے تمام اندھیرے چھٹ جاتے ہیں اور ایمان کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ بہر حال یہ کلام پاک اس قدر باحکمت ہے کہ اس کی حکمتوں کا احاطہ کوئی انسانی قلم یازبان نہیں کر سکتا۔

قرآن پاک علم وحکمت کا ایک ایسا ذخیرہ اپنے اندر رکھتا ہے کہ جس قدر اس میں غور وخوض اور تدبر کیا جائے اس قدر علم اور حکمت کی موتی ہاتھ آسکتی ہیں۔ اس پر عمل کرنے اور اپنی زندگی کے تمام معاملات میں اس کو بطورِ راہنما شامل رکھنے کی صدائے عام ہے۔ قرآن پاک میں تدبر کے فقدان کی وجہ سے آج مسلمانوں کی حالت قابل رحم ہے،اور تدبر کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ کم از کم اس کا ترجمہ ہی سیکھنے کی ہمت کی جائے، ہم نے اب تک اس کے ظاہری مفہوم ومطلب سیکھنے کی بھی کوشش نہیں کی ہے، چہ جائے کہ اس عظیم کتاب کے علوم ومعارف اور اسرار وحکم تک ہماری رسائی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق کاملہ عطاء فرمائیں۔

<><><><><>

[27] البقرہ187:2

[28] المائدہ6:5

سوال: اللہ تعالیٰ نے کتنے مہینے بنائے ہیں؟

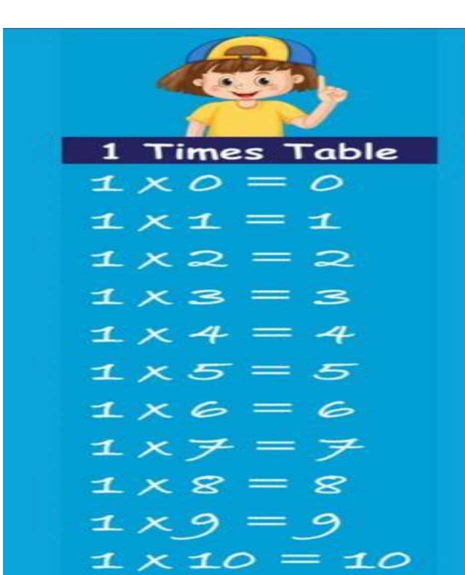
١	مُحَرَّم	٧	رَجَب
٢	صَفَر	٨	شَعْبَان
٣	رَبِيعُ الْأَوَّل	٩	رَمَضَان
٤	رَبِيعُ الثَّانِي	١٠	شَوَّال
٥	جُمَادَى الْأُولَى	١١	ذُوالْقَعْدَة
٦	جُمَادَى الْآخِرَة	١٢	ذُوالْحِجَّة

جواب: اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ-ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَ قَاتِلُوا الْمُشْرِكِیْنَ كَآفَّةً كَمَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً-وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ(التوبہ:36)

"بیشک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک اللہ کی کتاب میں بارہ مہینے ہیں جب سے اس نے آسمان اور زمین بنائے، ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔ یہ سیدھا دین ہے تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو اور مشرکوں سے ہر حال میں لڑو جیسا وہ تم سے ہر وقت لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ پرہیز گاروں کے ساتھ ہے۔"

☆☆☆☆☆

سوال: قرآن مجید نے ایک نیکی اور ایک برائی میں کیا فرق کیا ہے؟



جواب: مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا-وَ مَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ(الانعام:160)

"جو ایک نیکی لائے تو اس کے لیے اس جیسی دس نیکیاں ہیں اور جو کوئی برائی لائے تو اسے صرف اتنا ہی بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔"

☆☆☆☆☆

سوال: اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے والے کی مثال کس جیسی ہے؟



جواب: حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ (الحج:31)

"صرف اللہ کے ہو کر رہو اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہراتے ہوئے، اور جو کوئی اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے تو گویا وہ آسمان سے گر پڑے پھر اس کو پرندے اچک لے جائیں یا ہوا اس کو کسی دور کی جگہ میں نیچے جا پھینکے"۔

☆☆☆☆☆

سوال: جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں (انکے مال) کی مثال کس جیسی ہے؟



جواب: مَّثَلُ ٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَٰلَهُمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِى كُلِّ سُنۢبُلَةٍ مِّاْئَةُ حَبَّةٍ ۗ وَٱللَّهُ يُضَٰعِفُ لِمَن يَشَآءُ ۗ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ (البقرۃ:261)

"اس دانے کی سی ہے، جس سے سات بالیں اگیں، اور ہر ایک بال میں سو سو دانے ہوں، اور اللہ جس کے مال کو چاہتا ھے زیادہ کرتا ہے، اور اللہ بڑی کشائش والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔"

☆☆☆☆☆

سوال: قرآنی مثال میں ایک دانہ بیج سے اگنے والے سات خوشوں میں سے ہر ایک پر مزید کتنے بیج حاصل ہو سکتے ہیں؟



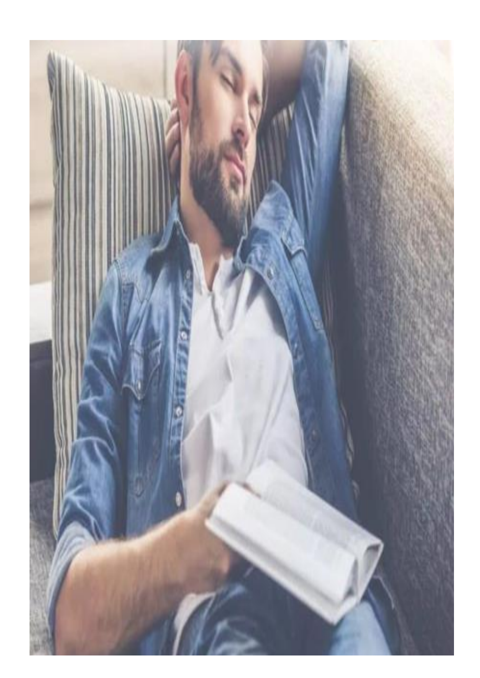
جواب: 100*7=700

كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنۢبَتَتۡ سَبۡعَ سَنَابِلَ فِىۡ كُلِّ سُنۡۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ‌ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنۡ يَّشَآءُ ‌ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ (البقرة:261)

"اس کی مثال اس دانے جیسی ہے جس میں سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں۔"

☆☆☆☆☆

سوال: اللہ تعالی نے اصحاب کہف کے سونے کی کیا تمثیل بتائی ہے؟



جواب: وَتَحۡسَبُهُمۡ اَيۡقَاظًا وَّهُمۡ رُقُوۡدٌ ‌ۖ وَّنُقَلِّبُهُمۡ ذَاتَ الۡيَمِيۡنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ‌ ‌ۖ وَكَلۡبُهُمۡ بَاسِطٌ ذِرَاعَيۡهِ بِالۡوَصِيۡدِ‌ ؕ لَوِ اطَّلَعۡتَ عَلَيۡهِمۡ لَوَلَّيۡتَ مِنۡهُمۡ فِرَارًا وَّلَمُلِئۡتَ مِنۡهُمۡ رُعۡبًا (18)

"اور تو انہیں جاگتا ہوا خیال کرے گا حالانکہ وہ سو رہے ہیں، اور ہم انہیں دائیں بائیں پلٹتے رہتے ہیں، اور ان کا کتا چوکھٹ کی جگہ اپنے دونوں بازو پھیلائے بیٹھا ہے، اگر تم انہیں جھانک کر دیکھو تو الٹے پاؤں بھاگ کھڑے ہو اور البتہ تم پر ان کی دہشت چھا جائے۔"

☆☆☆☆☆

سوال: اللہ کی رضا کے لیے خرچ کرنے والوں کی قرآنی مثال کیا ہے؟

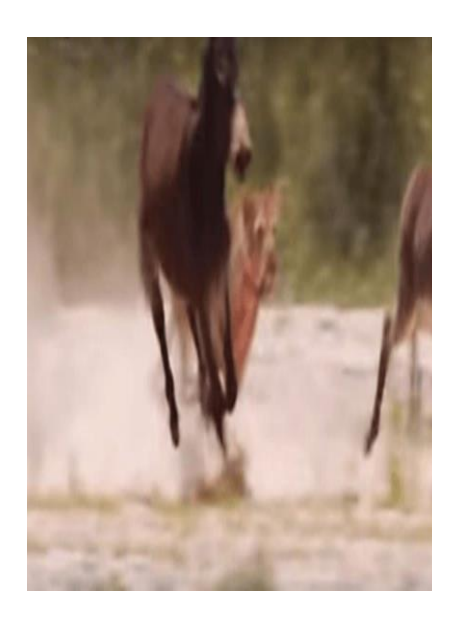


جواب: وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَ تَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ۔فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ۔وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ(البقرۃ:265)

اور جو لوگ اپنے مال اللہ کی خوشنودی چاہنے کیلئے اور اپنے دلوں کو ثابت قدم رکھنے کیلئے خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس باغ کی سی ہے جو کسی اونچی زمین پر ہو اس پر زوردار بارش پڑی تو وہ باغ دگنا پھل لایا پھر اگر زور دار بارش نہ پڑے تو ہلکی سی پھوار ہی کافی ہے اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال: نصیحت سے منہ موڑنے والوں کی قرآن مجید میں کیا مثال دی گئی ہے؟



جواب: فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ(49)

پس انہیں کیا ہو گیا کہ وہ نصیحت سے منہ موڑ رہے ہیں۔

كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ(50)

گویا کہ وہ بدکنے والے گدھے ہیں۔

فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ(51)

جو شیر سے بھاگے ہیں۔

☆☆☆☆☆

سوال: جنہیں لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں ان کی عاجزی کی اللہ نے کیا مثال دی ہے؟



جواب: يَآ اَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ۭ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَـيْــــًٔـا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ۭ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ (الحج:73)

"اے لوگو! ایک مثال بیان کی جاتی ہے اسے کان لگا کر سنو، جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے اگر چہ وہ سب اس کے لیے جمع ہو جائیں، اور اگر ان سے مکھی کوئی چیز چھین لے تو اسے مکھی سے چھڑا نہیں سکتے، عابد اور معبود دونوں ہی عاجز ہیں۔"

☆☆☆☆☆

سوال: حضرت نوح نے اپنے بیٹے کو طوفان سے بچانے کے لیے کیا کہا؟

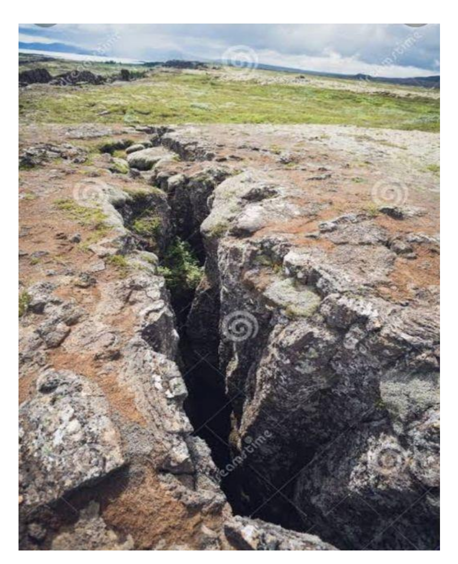


جواب: وَ هِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ وَ نَادٰى نُوْحُ ابْنَهٗ وَ كَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَ لَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ (هود:۴۲)

"اور وہ (کشتی) انہیں لیے جا رہی ہے ایسی موجوں میں جیسے پہاڑ اور نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا اور وہ اس سے کنارے تھا اے میرے بچے ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ نہ ہو۔"

☆☆☆☆☆

سوال: قرآن مجید کی ذمہ داری کی کیا مثال دی گئی ہے؟



جواب: لَوْ أَنزَلْنَا هَٰذَا ٱلْقُرْءَانَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُۥ خَٰشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ ٱللَّهِ وَتِلْكَ ٱلْأَمْثَٰلُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ(الحشر:21)

"اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارتے تو تو دیکھتا کہ خوف الٰہی سے وہ پست ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہم ان مثالوں کو لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں تا کہ وہ غور و فکر کریں."

☆☆☆☆☆

سوال: اپنے والدین کے لیے کیا دعا مانگتے رہنا چاہیے؟



جواب: وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا(الاسراء:۲۴)

"اور ان کے لیے نرم دلی سے عاجزی کا بازو جھکا کر رکھ اور دعا کر کہ اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا۔"

☆☆☆☆☆

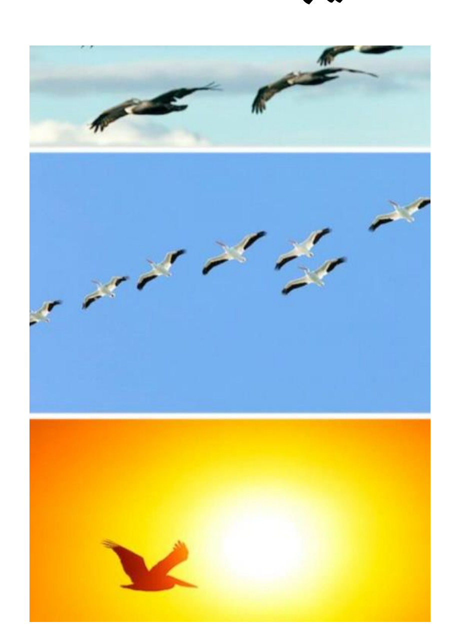
سوال: قرآنی لفظ "صَفْوَانٌ" کا کیا مطلب ہے؟



جواب: صاف چمکیلا ہموار پتھر، ایسا پتھر یا چٹان جس پر کوئی چیز مثلا مٹی پانی مستقل نہ ٹھہر سکے۔

☆☆☆☆☆

سوال: کیا جانوروں کے بھی انسانوں کی طرح گروہ ہوتے ہیں؟

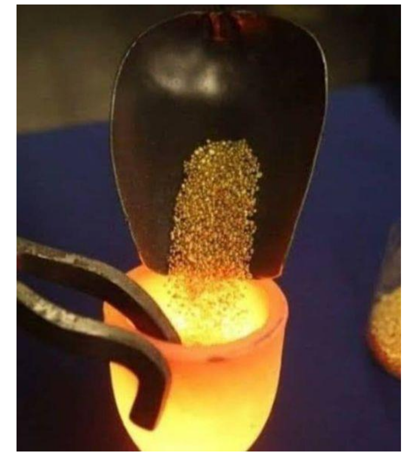


جواب: جی ہاں۔وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَ لَا طٰٓىِٕرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّاۤ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ-مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ(الانعام:38)

"اور زمین میں چلنے والا کوئی جاندار نہیں ہے اور نہ ہی اپنے پروں کے ساتھ اڑنے والا کوئی پرندہ ہے مگر وہ تمہاری جیسی امتیں ہیں۔ ہم نے اس کتاب میں کسی شے کی کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ پھر یہ اپنے رب کی طرف ہی اٹھائے جائیں گے۔"

☆☆☆☆☆

سوال: حق اور باطل کے حوالے سے قرآنی مثال بتایئے۔



جواب: أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاءِ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهُ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً وَأَمَّا مَا يَنفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ(13:17)



"اس نے آسمان کی جانب سے پانی اتارا تو وادیاں اپنی (اپنی) گنجائش کے مطابق بہہ نکلیں، پھر سیلاب کی رَو نے ابھرا ہوا جھاگ اٹھا لیا، اور جن چیزوں کو آگ میں تپاتے ہیں، زیور یا دوسرا سامان بنانے کے لئے اس پر بھی ویسا ہی جھاگ اٹھتا ہے، اس طرح اللہ حق اور باطل کی مثالیں بیان فرماتا ہے، سو جھاگ تو (پانی والا ہو یا آگ والا سب)

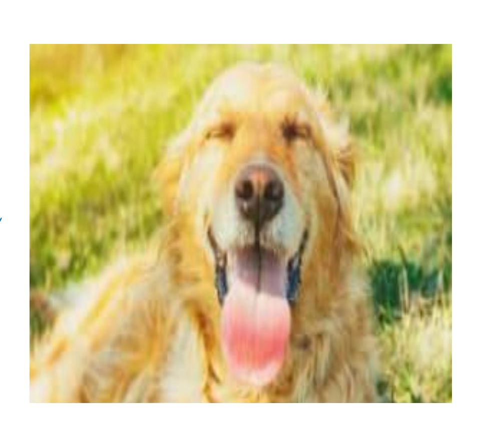
بے کار ہو کر رہ جاتا ہے اور البتہ جو کچھ لوگوں کے لئے نفع بخش ہوتا ہے وہ زمین میں باقی رہتا ہے، اللہ اس طرح مثالیں بیان فرماتا ہے۔"

☆☆☆☆☆

سوال: دنیا کی طرف مائل اور اپنی خواہش کے تابع شخص کی مثال کس جیسی ہے؟

جواب: کتے کے جیسی۔

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيَاتِنَا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ (الاعراف:176)



"اور اگر ہم چاہتے تو ان آیتوں کی برکت سے اس کا رتبہ بلند کرتے لیکن وہ دنیا کی طرف مائل ہو گیا اور اپنی خواہش کے تابع ہو گیا، اس کا تو ایسا حال ہے جیسے کتا، اس پر تو سختی کرے تو بھی ہانپے اور اگر چھوڑ دے تو بھی ہانپے، یہ ان لوگوں کی مثال ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا، سو یہ حالات بیان کر دے شاید کہ وہ فکر کریں۔"

☆☆☆☆☆

سوال: ہدایت یافتہ اور گمراہ کے سینہ کی قرآنی مثال بتائیے؟

جواب: فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا





حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِى السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ (الانعام:125)

"سو جسے اللہ چاہتا ہے کہ ہدایت دے تو اس کے سینہ کو اسلام کے قبول کرنے کے لیے کھول دیتا ہے، اور جس کے متعلق چاہتا ہے کہ گمراہ کرے اس کے سینہ کو بے حد تنگ کر دیتا ہے گو کہ وہ آسمان پر چڑھتا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ ایمان نہ لانے والوں پر پھٹکار ڈالتا ہے۔"

☆☆☆☆☆

سوال: قرآن مجید میں چاند کی منزلوں کے حوالے سے کیا مثال دی گئی ہے؟



جواب: وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ (یس:39)

"اور ہم نے چاند کی منزلیں مقرر کر دی ہیں یہاں تک کہ پرانی ٹہنی کی طرح ہو جاتا ہے۔"

☆☆☆☆☆

سوال: حضرت نوح کو کشتی بناتے دیکھ کر قوم کے سرداروں نے کیا رویہ اپنایا؟

جواب: تمسخر اڑایا

وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَ كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ؕ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ (۳۸)

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَ يَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ (۳۹)



"اور نوح کشتی بناتے رہے اور ان کی قوم کے سرداروں میں سے جب کبھی کوئی ان کے پاس سے گزرتا تو ان کا مذاق اڑاتا۔ (نوح نے) فرمایا: اگر تم ہمارے اوپر ہنستے ہو تو ایک وقت ہم بھی تم پر ایسے ہی ہنسیں گے جیسے تم ہنستے ہو۔ تو عنقریب تمہیں پتہ چل جائے گا کہ کس پر وہ عذاب آتا ہے جو اسے ذلیل و رسوا کر دے گا اور کس پر ہمیشہ رہنے والا عذاب اترتا ہے۔"

☆☆☆☆☆

سوال: جہنم کے لیے پیدا کیے جانے والے جن اور انسان اپنے دل آنکھ اور کان سے کیا کام نہیں لیتے؟



جواب: وَ لَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِیْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ ۔ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَا٘-وَ لَهُمْ اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِهَا٘-وَ لَهُمْ اٰذَانٌ لَّا یَسْمَعُوْنَ بِهَاؕ-اُولٰٓىٕكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّؕ-اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ (الاعراف:179)

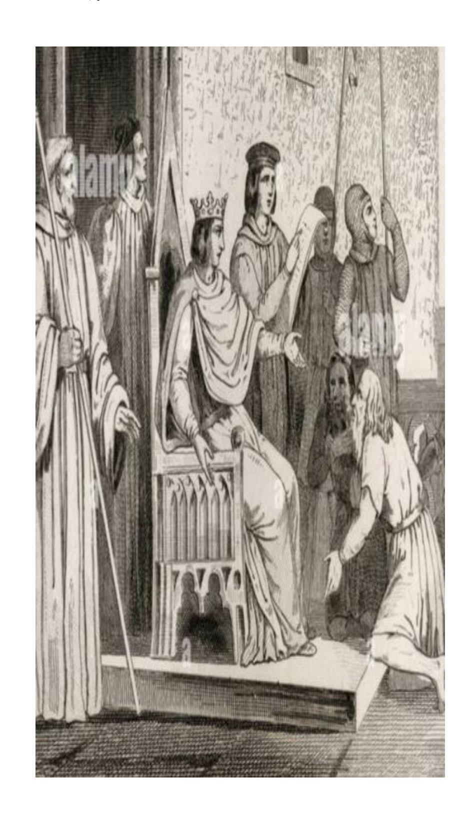


"اور بیشک ہم نے جہنم کے لیے بہت سے جنات اور انسان پیدا کئے ہیں ان کے ایسے دل ہیں جن کے ذریعے وہ سمجھتے نہیں اور ان کی ایسی آنکھیں ہیں جن کے ساتھ وہ دیکھتے نہیں اور ان کے ایسے کان ہیں جن کے ذریعے وہ سنتے نہیں، یہ لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے، یہی لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں "۔



☆☆☆☆☆

سوال: توحید سکھانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے کیسے غلاموں کی مثال دی ہے؟

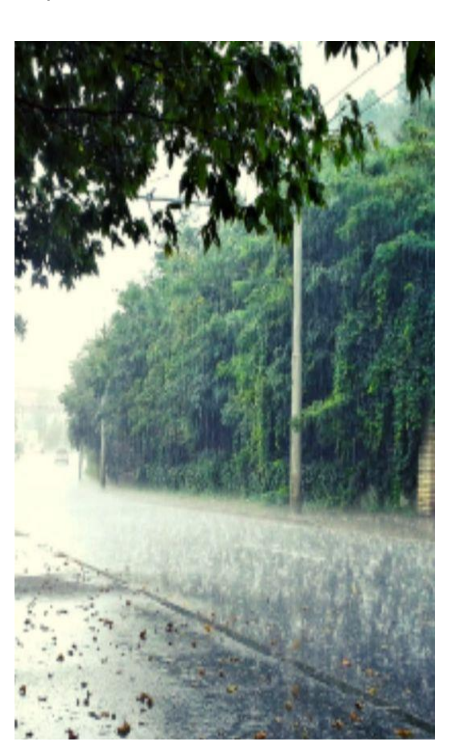


جواب: ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ (الزمر:29)

"اللہ نے ایک مثال بیان فرمائی ہے ایسے (غلام) شخص کی جس کی ملکیت میں کئی ایسے لوگ شریک ہوں جو بد اخلاق بھی ہوں اور باہم جھگڑالو بھی۔ اور (دوسری طرف) ایک ایسا شخص ہو جو صرف ایک ہی فرد کا غلام ہو، کیا یہ دونوں (اپنے) حالات کے لحاظ سے یکساں ہو سکتے ہیں؟ (ہرگز نہیں) ساری تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، بلکہ ان میں سے اکثر لوگ (حقیقتِ توحید کو) نہیں جانتے۔"

☆☆☆☆☆

سوال: دنیا کی مثال کس جیسی ہے؟



جواب: إِنَّمَا مَثَلُ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا كَمَآءٍ أَنزَلْنَٰهُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ فَٱخْتَلَطَ بِهِۦ نَبَاتُ ٱلْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ ٱلنَّاسُ وَٱلْأَنْعَٰمُ حَتَّىٰٓ إِذَآ أَخَذَتِ ٱلْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَٱزَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَآ أَنَّهُمْ قَٰدِرُونَ عَلَيْهَآ أَتَىٰهَآ أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَٰهَا حَصِيدًا كَأَن لَّمْ تَغْنَ بِٱلْأَمْسِ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ ٱلْءَايَٰتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ۔ (یونس:24)

"دنیا کی زندگی کی مثال مینہ کی سی ہے کہ اسے ہم نے آسمان سے اتارا پھر اس کے ساتھ سبزہ مل کر نکلا جسے آدمی اور جانور کھاتے ہیں،

یہاں تک کہ جب زمین سبزے سے خوبصورت اور آراستہ ہو گئی اور زمین والوں نے خیال کیا کہ وہ اس پر بالکل قابض ہو چکے ہیں، تو اس پر ہماری طرف سے دن یا رات میں کوئی حادثہ آپڑا سو ہم نے اسے ایسا صاف کر دیا کہ گویا کل وہاں کچھ بھی نہ تھا، اس طرح ہم نشانیوں کو کھول کر بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے سامنے جو غور کرتے ہیں۔"

☆☆☆☆☆

سوال: کافروں کے اعمال کس کی مانند ہیں؟





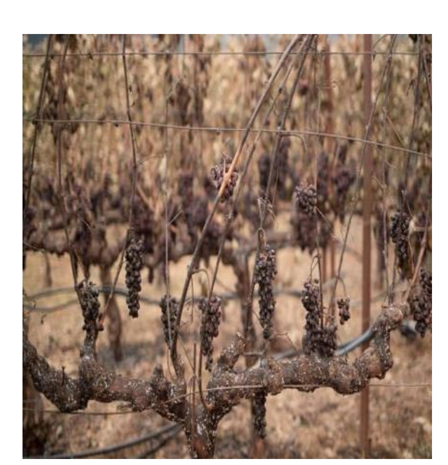
جواب: راکھ کی مانند

مَّثَلُ الَّذِينَ كَفَرُواْ بِرَبِّهِمْ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ لاَّ يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُواْ عَلَى شَيْءٍ ذَلِكَ هُوَ الضَّلاَلُ الْبَعِيدُ۔ (اِبْرَاھیم،18:14)

"جن لوگوں نے اپنے رب سے کفر کیا ہے، ان کی مثال یہ ہے کہ ان کے اعمال (اس) راکھ کی مانند ہیں جس پر تیز آندھی کے دن سخت ہوا کا جھونکا آ گیا، وہ ان (اَعمال) میں سے جو انہوں نے کمائے تھے کسی چیز پر قابو نہیں پا سکیں گے۔ یہی بہت دور کی گمراہی ہے۔"

☆☆☆☆☆

سوال:ایک مال دار پہلے اللہ کا فرمانبردار ہو پھر گمراہی کی شیطانی راہیں اپنا لے اس کی مثال کس بوڑھے شخص جیسی ہے؟



جواب: اس جیسی:

"بھلا تم میں کوئی یہ چاہتا ہے کہ اس کا کھجوروں اور انگوروں کو باغ ہو جس میں نہریں بہہ رہی ہوں اور اس میں اس کے لئے ہر قسم کے میوے موجود ہوں اور اسے بڑھاپا آ پکڑے اور اس کے ننھے ننھے بچے بھی ہوں تو ناگہاں اس باغ پر آگ کا بھرا ہو بگولا چلے اور وہ جل کر راکھ کا ڈھیر ہو جائے۔"(البقرۃ:266)

☆☆☆☆☆

سوال: قرآنی لفظ "اِعْصَار" کا مطلب کیا ہے؟



جواب: بگولا۔انتہائی تیز ہوا جو گرد اڑاتی ہوئی عمود کی شکل میں آسمان کی طرف اٹھتی ہے۔طوفان۔آگ کا طوفان۔اعصار کی جمع اعاصیر ہے۔



☆☆☆☆☆

سوال: قرآن مجید میں صاحب ایمان کے نور کی مثال کس طرح بیان ہوئی ہے؟



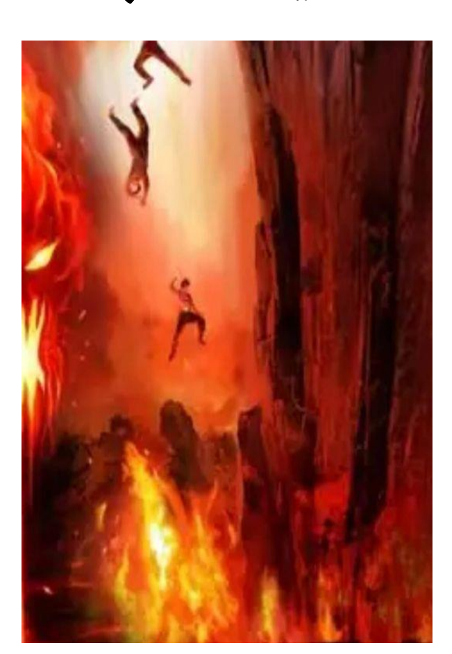
جواب: مومن ایمان کے نور سے زندہ اور کافر مردہ ہے۔

اَوَ مَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَ جَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا- كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ(سورة الانعام:122)

"اور کیا وہ جو مردہ تھا پھر ہم نے اسے زندہ کر دیا اور ہم نے اس کے لیے ایک نور بنا دیا جس کے ساتھ وہ لوگوں میں چلتا ہے (کیا) وہ اس جیسا ہو جائے گا جو اندھیروں میں (پڑا ہوا) ہے (اور) ان سے نکلنے والا بھی نہیں۔ یونہی کافروں کے لئے ان کے اعمال آراستہ کر دیئے گئے۔"

☆☆☆☆☆

سوال: برائیوں کا ارتکاب کرنے والوں کے ساتھ کیا ہو گا؟



جواب: ذلت رسوائی اور جہنم۔

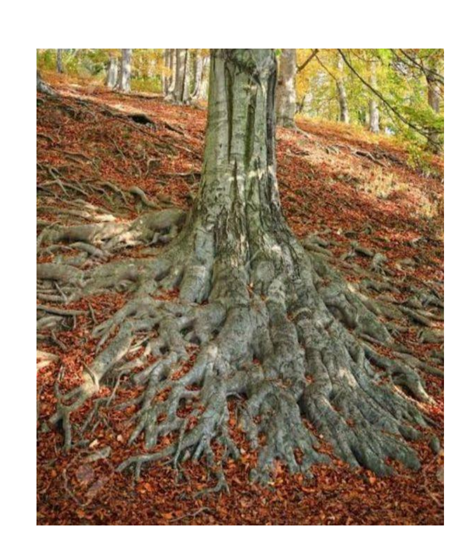
وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ مَّا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (یونس:27)

"اور جنہوں نے برے کام کیے تو برائی کا بدلہ ویسا ہی ہو گا کہ ان پر ذلت چھائے گی، اور انہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہو گا، گویا کہ

ان کے مونہوں پر اندھیری رات کے ٹکڑے اوڑھا دیے گئے ہیں،
یہی دوزخی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔"

☆☆☆☆☆

سوال: اللہ تعالیٰ نے پاکیزہ بات کی مثال کس چیز سے دی ہے؟



جواب: پاکیزہ درخت سے

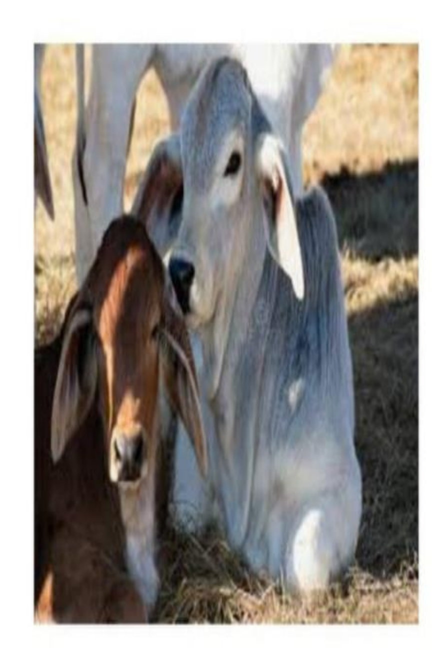
أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ (إِبْرَاهِيم،14: 24)

"کیا آپ نے نہیں دیکھا، اللہ نے کیسی مثال بیان فرمائی ہے کہ پاکیزہ بات اس پاکیزہ درخت کی مانند ہے جس کی جڑ (زمین میں) مضبوط ہے اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں۔"





سوال: اللہ تعالی نے کس کس کے جوڑے بنائے؟



جواب: فَاطِرُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ ؕ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ

(الشوریٰ:11)

"وہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے، اسی نے تمھاری جنس سے تمہارے جوڑے بنائے اور چارپایوں کے بھی جوڑے بنائے، تمہیں زمین میں پھیلاتا ہے، کوئی چیز اس کی مثل نہیں، اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔"

☆☆☆☆☆

سوال: ریاکاری کے صدقات اور احسان جتلانے والے کی مثال کس جیسی ہے؟



جواب: "جیسے ایک چکنا پتھر ہو جس پر مٹی پڑی ہے ،اس پر زوردار بارش پڑی جس نے اسے صاف پتھر کر چھوڑا۔"

(البقرۃ:264)

☆☆☆☆☆

سوال: اللہ تعالی نے باہمی معاہدات میں عہد شکنی کی اخلاقی پستی سے بچانے کے لیے کیا مثال دی ہے؟

جواب: وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا-تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ



أُمَّةٌ هِيَ أَرْبٰى مِنْ أُمَّةٍ-إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللّٰهُ بِهٖ-وَ لَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ (النحل:۹۲)

"اور تم اس عورت کی طرح نہ ہونا جس نے اپنا سوت مضبوطی کے بعد ریزہ ریزہ کر کے توڑ دیا، (ایسا نہ ہو کہ) تم اپنی قسموں کو اپنے درمیان دھوکے اور فساد کا ذریعہ بنالو کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادہ (طاقت و مال والا) ہے۔ اللہ تو اس کے ذریعے تمہیں صرف آزماتا ہے اور وہ ضرور قیامت کے دن تمہارے لئے صاف ظاہر کر دے گا جس بات میں تم جھگڑتے تھے۔"

☆☆☆☆☆

سوال: قرآن مجید کے لفظ: "سُنبُلَة" کا کیا معنی ہے؟



جواب: سُنْبُلَةٌ :خوشۂ گندم

گیہوں یا جو کی بالی۔

سُنبُلَة کی جمع سُنْبُلات، سنابِلُ اور سُنْبُل ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال: حضرت موسیٰ نے اللہ کے حکم سے دریا کو لاٹھی ماری تو کیا ہوا؟

جواب: فَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنِ اضْرِب بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ فَانفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ

﴿الشعراء:٦٣﴾



"اس وقت ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی لاٹھی دریا پر مارو۔ تو دریا پھٹ گیا۔ اور ہر ایک ٹکڑا (یوں) ہو گیا (کہ) گویا بڑا پہاڑ (ہے)".

☆☆☆☆☆

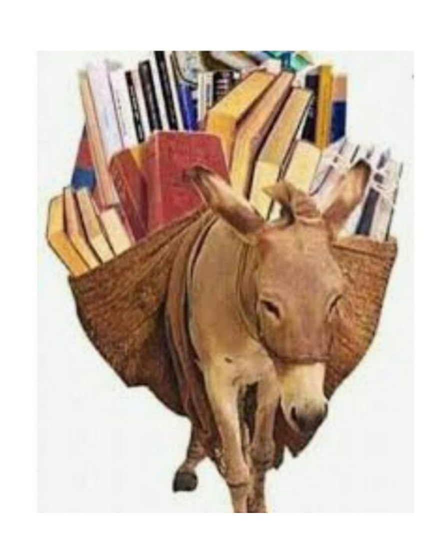
سوال: قرآنی لفظ "طل" کا کیا مطلب ہے؟



جواب: طَلّ کی جمع طِلالٌ اور طِلَلٌ ہے۔ مطلب خوبصورتی، پاکیزگی، پھوار، اوس، شبنم، خفیف سی بارش۔

☆☆☆☆☆

سوال: اللہ کی آیات کو بوجھ جان کر اٹھانے والوں کی کیا مثال دی گئی ہے؟



جواب: مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (الجمعة:5)

"اُن لوگوں کا حال جن پر تورات (کے احکام و تعلیمات) کا بوجھ ڈالا گیا پھر انہوں نے اسے نہ اٹھایا گدھے کی مِثل ہے جو پیٹھ پر بڑی بڑی کتابیں لادے ہوئے ہو، اُن لوگوں کی مثال کیا ہی بُری ہے جنہوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا ہے، اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں فرماتا۔"

☆☆☆☆☆

سوال:اللہ اور آخرت پر ایمان لانے والوں اعمال میں اخلاص کے لیے کیا ہدایت دی گئی ہے؟

جواب: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰى- كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ-فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا-لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا-وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ (البقرة264)

"اے ایمان والو! احسان جتا کر اور تکلیف پہنچا کر اپنے صدقے برباد نہ کر دو اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھلاوے کے لئے خرچ کرتا ہے اور اللہ اور قیامت پر ایمان نہیں لاتا تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک چکنا پتھر ہو جس پر مٹی ہے تو اس پر زوردار بارش پڑی جس نے اسے صاف پتھر کر چھوڑا، ایسے لوگ اپنے کمائے ہوئے اعمال سے کسی چیز پر قدرت نہ پائیں گے اور اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا۔"

☆☆☆☆☆

سوال: قرآنی ترکیب "جَنَّةٍ بِرَبْوَة" کا کیا مطلب ہے؟



جواب: جنة: باغ

ربوة: مکان مرتفع، اونچی زمین یا ٹیلے پر موجود باغ جسے نہروں کا پانی سیراب نہ کرتا ہو۔

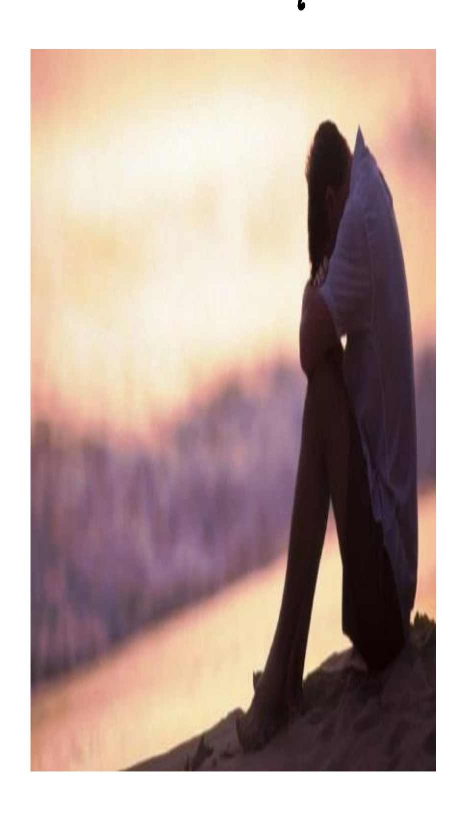
سوال: قرآنی لفظ "وَابِلٌ" کا مطلب کیا ہے؟



جواب: موسلا دھار بارش، بڑے بڑے قطروں والی زور دار بارش،زوردار مینہ۔

☆☆☆☆☆

سوال: ناداں اللہ کے لیے بیٹیاں ٹھہراتے ہیں جب انہیں بیٹی ہونے کی خوشخبری ملتی ہے تو کیا حال ہوتا ہے؟



جواب: وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ (النحل:57)

"اور اللہ کے لیے بیٹیاں ٹھہراتے ہیں وہ اس سے پاک ہے، اور اپنے لیے جو دل چاہتا ہے۔"

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ (النحل:58)

"اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی (پیدائش) کی خوشخبری دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے، اور وہ دل ہی دل میں کڑھتا رہتا ہے۔"

☆☆☆☆☆

سوال: اللہ تعالی نے قرآن مجید میں کھیتی کی مثال کن لوگوں کی صورتحال سمجھنے کے لیے دی؟



جواب: مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا (الفتح:29)

"محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی معیت اور سنگت میں ہیں (وہ) کافروں پر بہت سخت اور زور آور ہیں آپس میں بہت نرم دل اور شفیق ہیں۔ آپ انہیں کثرت سے رکوع کرتے ہوئے، سجود کرتے ہوئے دیکھتے ہیں وہ (صرف) اللہ کے فضل اور اس کی رضا کے طلب گار ہیں۔ اُن کی نشانی اُن کے چہروں پر سجدوں کا اثر ہے (جو بصورتِ نور نمایاں ہے)۔ ان کے یہ اوصاف تورات میں (بھی مذکور) ہیں اور ان کے (یہی) اوصاف انجیل میں (بھی مرقوم) ہیں۔ وہ (صحابہ ہمارے محبوبِ مکرّم کی) کھیتی کی طرح ہیں جس نے (سب سے پہلے) اپنی باریک سی کونپل نکالی، پھر اسے طاقتور اور مضبوط کیا، پھر وہ موٹی اور دبیز ہوگئی، پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی (اور جب سرسبز و شاداب ہو کر لہلہائی تو) کاشتکاروں کو کیا ہی اچھی لگنے لگی (اللہ نے

اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنھم کو اسی طرح ایمان کے تناور درخت بنایا ہے) تاکہ اِن کے ذریعے وہ (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جلنے والے) کافروں کے دل جلائے، اللہ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۔"

☆☆☆☆☆

سوال: اللہ تعالی نے والدین سے کیسا سلوک رکھنا منع فرمایا ہے؟

جواب: وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًاؕ-اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا (الاسراء:۲۳)



"اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر تیرے سامنے ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے اُف تک نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے خوبصورت، نرم بات کہنا۔"

☆☆☆☆☆

سوال: قرآنی لفظ "وِعَاءُ" کا مطلب کیا ہے؟

جواب: برتن ۔جس میں کوئی چیز محفوظ کی جائے اس کی جمع "اوعیۃ" ہے۔



☆☆☆☆☆

سوال: قرآنی لفظ "دِیار" کا کیا مطلب ہے؟

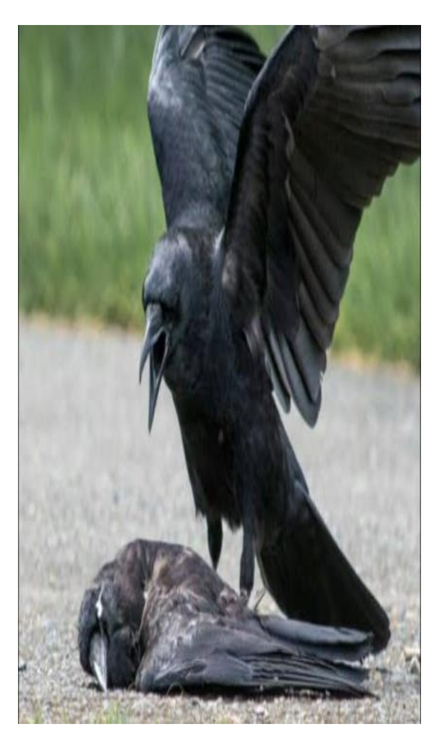


جواب: گھر، مکان، ملک، دیس، وطن، شہر، جائے پیدائش، علاقہ، حدود، مقام، ملکِ عدم، جہان، دنیا

مجازاً: چمن، گلستان، باغ۔

☆☆☆☆☆

سوال: اللہ تعالی نے انسان کو میت دفن کرنے کا طریقہ کس کے ذریعے سکھایا؟



جواب: کوے کے ذریعے۔

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِى الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِىْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ-قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِىَ سَوْءَةَ اَخِىْ-فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ (المائدۃ:31)

"تو اللہ نے ایک کوّا بھیجا زمین کرید تا کہ اسے دکھائے کس طرح اپنے بھائی کی لاش چھپائے بولا ہائے خرابی میں اس کوّے جیسا بھی نہ ہو سکا کہ میں اپنے بھائی کی لاش چھپا تا تو پچھتا تا رہ گیا۔"

☆☆☆☆☆

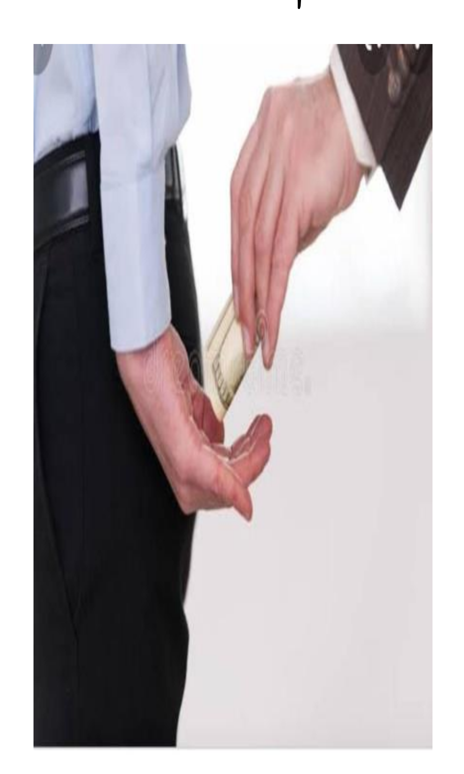
سوال: قرآنی الفاظ "زَبَدًا رَّابِيًا" کا کیا مطلب ہے؟



جواب: **زبدا:** پانی کی سطح پر ابھر آنے والی گندگی اور میل کچیل۔ پانی کی سطح پر ابھرنے والی جھاگ۔

رابیا: کسی چیز کا خود بخود زیادہ ہو جانا، بلند ہونا۔ کثیر پانی کے بلبلے۔

سوال: غلام اور آزاد کی قرآنی مثال بتائیے۔



جواب: ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا هَلْ يَسْتَوٗنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ (النحل:75)

"اللہ ایک مثال بیان فرماتا ہے کہ ایک غلام ہے کسی دوسرے کی مِلک میں جو کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا اور ایک دوسرا آدمی ہے جسے ہم نے اچھی روزی دے رکھی ہے اور وہ ظاہر اور پوشیدہ اسے خرچ کرتا ہے، کیا دونوں برابر ہیں، سب تعریف اللہ کے لیے ہے، مگر اکثر ان میں سے نہیں جانتے۔"

☆☆☆☆☆

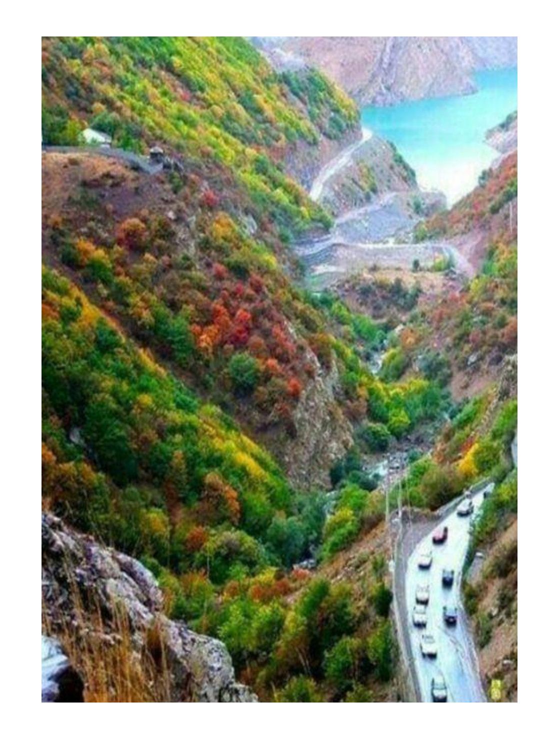
سوال: قرآنی الفاظ "اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ" کا کیا مطلب ہے؟

جواب: چار (مہینے) حرمت والے۔

ان حرمت والے مہینوں میں سے تین مُتَّصل ہیں، ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور ایک جدا ہے رجب۔



سوال: قرآنی لفظ "زُخْرُفھا" کا کیا مطلب ہے؟



جواب: حسن، رونق، رنگارنگ پھولوں اور سبزیوں فصلوں سے پیدا ہونے والا جمال ارضی۔





☆☆☆☆☆

سوال: جہنمیوں کو کیسا کھانا ملے گا؟



جواب: اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ (43)

بیشک زقوم (تھوہر) کا درخت۔

طَعَامُ الْاَثِيْمِ (44) گنہگار کا کھانا ہے۔

كَالْمُهْلِ يَغْلِيْ فِى الْبُطُوْنِ (45) جو مثل تلچھٹ کے ہے اور پیٹ میں کھولتا رہتا ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال: اللہ اور آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں نے ہر دور میں شکوک و شبہات پر مبنی کس قسم کے سوالات کیے ہیں؟



جواب: بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ (المومنون:81)

"بلکہ وہی کہتے ہیں جو پہلے لوگ کہتے تھے۔"

قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ (82)

"کہتے ہیں کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم دوبارہ زندہ کیے جائیں گے۔"

☆☆☆☆☆

سوال: قرآنی لفظ "اکابر" کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اکبر کی جمع، عمر میں بڑے، امیر، بزرگ، بزرگان دین، بڑے مقتدر آدمی، سربر آوردہ، معزز افراد۔

☆☆☆☆☆

سوال: قرآنی الفاظ "فسالت اودیة" کا کیا مطلب ہے؟



جواب: وادی کی جمع اودیہ ہے۔ جہاں اس جگہ کی وسعت کے مطابق کم یا زیادہ پانی بہتا ہے۔ دو پہاڑوں کے درمیان کا کشادہ راستہ وادی کہلاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال: قرآنی الفاظ "ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا "(16:58) کا کیا مطلب ہے؟



جواب: چہرہ سیاہ پڑ جاتا یعنی غم و اندوہ سے چہرے کا رنگ بدل جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال: قرآنی لفظ "سَوْءَة" کا مطلب کیا ہے؟



جواب: لاش، میت۔

☆☆☆☆☆

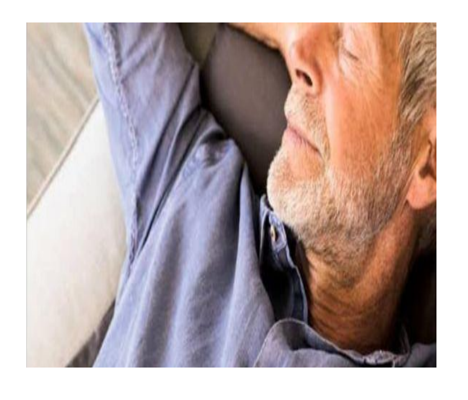
سوال: قرآنی الفاظ "اَیْقَاظًا" اور "رُقُوْدٌ" (الکھف:18) کے کیا معنی ہیں؟



جواب: ایقاظا: بیدار، جاگا ہوا

رقود: سوئے ہوئے، استراحت میں۔

☆☆☆☆☆



سوال: اللہ کے نور کی مثال کیا ہے؟



جواب: اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِىْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّىٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِىْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ (النور:35)



"اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے، اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے طاق میں چراغ ہو، چراغ شیشے کی قندیل میں ہے، قندیل گویا کہ موتی کی طرح چمکتا ہوا ستارا ہے زیتون کے مبارک درخت سے روشن کیا جاتا ہے نہ مشرق کی طرف ہے اور نہ مغرب کی طرف، اس کا تیل قریب ہے کہ روشن ہو جائے اگرچہ اسے آگ نے نہ چھوا ہو، روشنی پر روشنی ہے، اللہ جسے چاہتا ہے اپنی روشنی کی راہ دکھاتا ہے، اور اللہ لوگوں کے لیے مثالیں بیان فرماتا ہے، اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔"

☆☆☆☆☆

سوال: بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ (الصف:4) کا کیا مطلب ہے؟



جواب: سیسہ پلائی ہوئی دیوار ۔یعنی ایسی بنیاد جو تعمیری مسالے وغیرہ کے باعث باہم مل کر مضبوط اور ٹھوس ہو جائے۔

☆☆☆☆☆

سوال: باغ والوں نے غریبوں کو پھل نہ دینے کے لیے آپس میں کیا صلاح کی؟

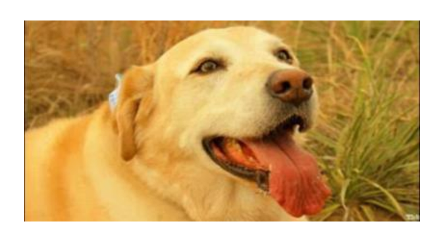


جواب: اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ (القلم:17)

"انہوں نے قسم کھائی تھی کہ وہ ضرور صبح ہوتے ہی اس کا پھل توڑ لیں گے۔"

☆☆☆☆☆

سوال: قرآنی لفظ "يَلْهَث" کا کیا مطلب ہے؟



جواب: ہانپنا۔کتے کا زبان باہر نکال کر ہانپنا۔

☆☆☆☆☆

سوال: قرآنی لفظ "صِرٌّ" کا کیا مطلب ہے؟



جواب: پالا، سخت سردی۔

☆☆☆☆☆

سوال: قرآنی الفاظ "نَقَضَتْ غَزْلَهَا" کا کیا مطلب ہے؟



جواب: عورت نے اپنا سوت کات کر اسے توڑ بگاڑ کر ختم کر دیا۔ بکھیر دیا۔

☆☆☆☆☆

سوال: " كَالْمُهْلِ " (الدخان:45) کا کیا مطلب ہے؟



جواب: پگھلا ہوا تانبہ، آگ میں پگھلی ہوئی چیز یا تلچھٹ تیل وغیرہ کے آخر میں جو گدلی سی مٹی کی تہہ، لہو پیپ وغیرہ۔

☆☆☆☆☆

سوال: قرآن مجید میں موجود مثالوں کے فائدے بتایئے؟

جواب: 1. بات آسانی سے سمجھ آجاتی ہے۔

2. عبرت حاصل ہوتی ہے۔

3. نصیحت کا زیادہ اثر ہوتا ہے۔

4. فکر اور نظر کا امتحان ہو جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

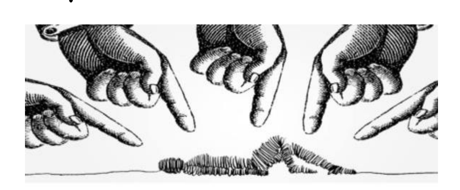
سوال: قرآنی لفظ "كَظِيمٌ" (58:16) کا کیا مطلب ہے؟



جواب: غصہ سے بھر جانا۔

☆☆☆☆☆

سوال: قرآنی الفاظ "تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ" کا کیا مطلب ہے؟



جواب: ان کو ذلت ورسوائی ڈھانپ رہی ہو گی۔

☆☆☆☆☆

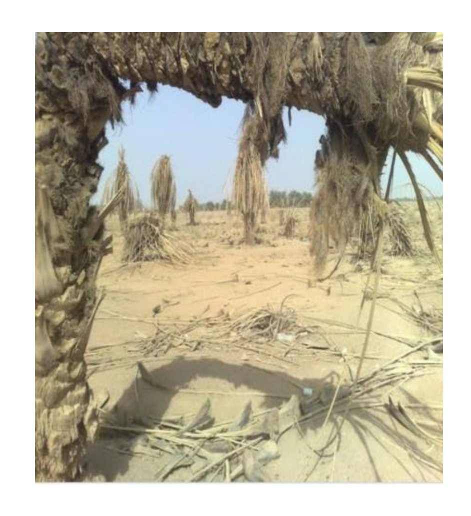
سوال: قرآنی کلمات "اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا" کا کیا مطلب ہے؟



جواب: بارہ مہینے

☆☆☆☆☆

سوال: اللہ تعالی نے سات راتوں اور آٹھ دن چلنے والی ہواؤں کی کیا مثال دی ہے؟



جواب: سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ (7)

"وہ ان پر سات راتیں اور آٹھ دن لگاتار چلتی رہی (اگر تو موجود ہوتا)، اس قوم کو اس طرح گرا ہوا دیکھتا کہ گویا کہ کھوکھلی کھجوروں کے تنے ہیں۔"

☆☆☆☆☆

سوال: قرآنی لفظ "فِيْ مَعْزِلٍ" کا کیا مطلب ہے؟



جواب: کنارے پر۔ ٹھہرا ہوا پانی

☆☆☆☆☆

سوال: قرآنی لفظ "صُعُود" کا کیا مطلب ہے؟



جواب: بلندی، چڑھائی چڑھنا، ترقی، ارتقا۔

☆☆☆☆☆

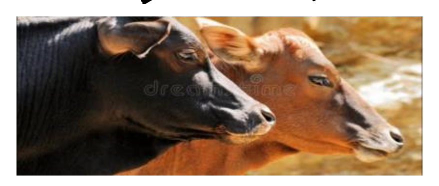
سوال: قرآنی الفاظ "خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ" (الحج: 31) کا کیا مطلب ہے؟



جواب: وہ آسمان سے گر پڑا۔

☆☆☆☆☆

سوال (وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا (الشوری: 11)) کا کیا مطلب ہے؟



جواب: اور چوپایوں کے جوڑے (بنائے)۔

☆☆☆☆☆

سوال: قرآن مجید نے قیامت کے مناظر میں قبروں سے اٹھنے کی کیا مثال دی ہے؟

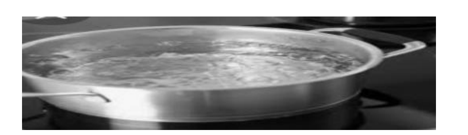


جواب: يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ (المعارج: 43)

"جس دن وہ دوڑتے ہوئے قبروں سے نکل پڑیں گے گویا کہ وہ ایک نشان کی طرف دوڑے چلے جا رہے ہیں۔"

☆☆☆☆☆

سوال: "سُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا" (محمد:15) کا کیا مطلب ہے؟



جواب: گرم کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا.

☆☆☆☆☆

سوال: اللہ تعالی نے اپنے محبوبین کی کیا مثال دی ہے؟

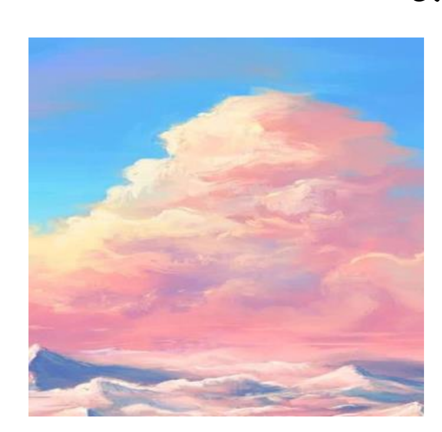


جواب: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ (الصف:4)

"بے شک اللہ تو ان کو پسند کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف باندھ کر لڑتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہے۔"

☆☆☆☆☆

سوال: قیامت کی ہولناکی کے مناظر بیان کرنے کے لیے اللہ تعالی نے کون سی مثالیں دی ہیں؟



جواب: يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ (المعارج؛8)

"جس دن آسمان پگھلی ہوئی چاندی کی مانند ہو گا۔"

وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ (9)

"اور پہاڑ دھنی ہوئی رنگ دار اون کی طرح ہلکے ہوں گے۔"

☆☆☆☆☆

سوال: قیامت کے دن انسان اور پہاڑوں کا کیا حال ہو گا؟



جواب: يَوۡمَ يَكُونُ ٱلنَّاسُ كَٱلۡفَرَاشِ ٱلۡمَبۡثُوثِ (القارعۃ:4)

"جس دن انسان بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہو جائیں گے۔ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنفُوشِ (5) اور پہاڑ رنگی ہوئی دھنی ہوئی اون کی طرح ہوں گے۔"

☆☆☆☆☆

سوال: قرآنی الفاظ "لِبَاسَ الْجُوعِ" (النحل:112) کا کیا معنی ہے؟



جواب: بھوک اور خوف کا لباس۔

☆☆☆☆☆

سوال: "فَآزَرَهُ" (الفتح:29) کا کیا مطلب ہے؟



جواب: پھر اسے (کھیتی کو) مضبوط (توانا و طاقتور) کر دیا۔

☆☆☆☆☆

سوال: "الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ" (یٰس:78) کا کیا مطلب ہے؟



جواب: ان ہڈیوں (کو کون زندگی دے گا) جبکہ وہ گل چکی ہوں گی ؟

☆☆☆☆☆

سوال:"كِسَفًا مِنَ السَّمَاءِ"(الشعراء:187)کا کیا مطلب ہے؟



جواب: آسمان کا ٹکڑا۔

☆☆☆☆☆

سوال:"فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ"(الحج:31)کا کیا مطلب ہے؟



جواب: اسے پرندے اچک لیتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

سوال: قرآنی لفظ "بِوَرِقِكُمْ"(الکھف:19)کا کیا مطلب ہے؟



جواب: "اپنے روپیہ سے"۔

☆☆☆☆☆

سوال: قرآنی لفظ "اَبْكَمُ" کا کیا مطلب ہے؟



جواب: گونگا، صامت، خاموش۔

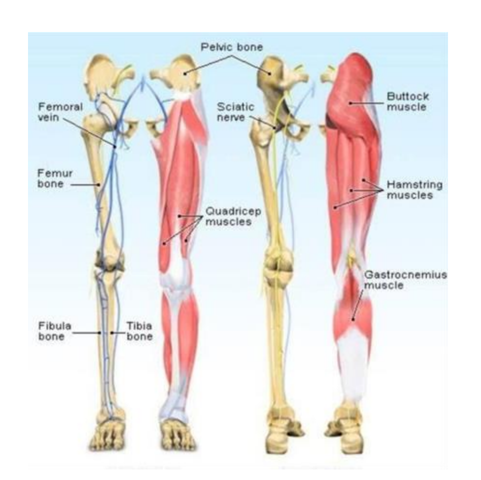
☆☆☆☆☆

سوال:"شَطْاَهٗ"(الفتح:29)کا کیا مطلب ہے؟



جواب: (کھیتی نے) باریک سی اپنی کونپل (سوئی نکالی)۔

سوال: اللہ تعالی نے اپنے خالق ہونے کی کیا مثال دی ہے؟



جواب: نَحْنُ خَلَقْنَاهُمْ وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ وَإِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَا أَمْثَالَهُمْ تَبْدِيلًا (الْاِنْسَان-الدَّهْر،28:76)

"(وہ نہیں سوچتے کہ) ہم ہی نے انہیں پیدا فرمایا ہے اور ان کے جوڑ جوڑ کو مضبوط بنایا ہے، اور ہم جب چاہیں (انہیں) انہی جیسے لوگوں سے بدل ڈالیں"

☆☆☆☆☆

سوال: قرآنی لفظ " كَالْعِهْنِ "(المعارج:9) کا کیا مطلب ہے؟



جواب: دھنکی ہوئی رنگ دار اون کی طرح۔

☆☆☆☆☆

ج

سوال: قرآنی الفاظ "بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ"(المرسلات:32) کا کیا مطلب ہے؟



جواب: محل جیسے بڑے بڑے شعلے۔

☆☆☆☆☆

سوال: قرآنی لفظ "الْاَجْدَاثِ"(المعارج:43) کا کیا مطلب ہے؟

جواب: قبریں۔

☆☆☆☆☆



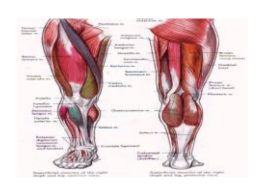
سوال:"جِمٰلَتٌ صُفْرٌ"(المرسلات:33)کا کیا مطلب ہے؟



جواب: زرد رنگ کے اونٹ۔

☆☆☆☆☆

سوال:شَدَدْنَا أَسْرَهُمْ"(الدھر:28)کا کیا مطلب ہے؟



جواب: ہم نے ان کے جوڑ جوڑ کو مضبوط بنایا۔

☆☆☆☆☆

سوال: قرآنی لفظ"مُّتَصَدِّعًا"(الحشر:21)کا کیا مطلب ہے؟



جواب: ٹکڑے ٹکرے ہو جاتا۔

☆☆☆☆☆

سوال:" كَٱلْفَرَاشِ ٱلْمَبْثُوثِ"کا کیا مطلب ہے؟



جواب: بکھرے ہوئے پتنگے۔

☆☆☆☆☆

سوال:اہل کفر کے نزدیک اہل ایمان کا عیب کیا ہے؟

جواب: بے نوا، کمتر اور غربت کے مارے لوگ ہونا

فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِه مَا نَرَاكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا

ج

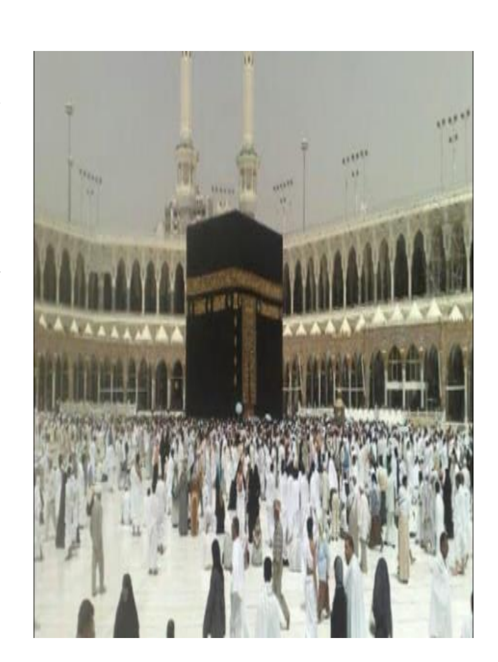


بَادِیَ الرَّأْیِ وَمَا نَرٰی لَکُمْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّکُمْ کَاذِبِیْنَ (ھود:27)

"پھر اس کی قوم کے جو کافر سردار تھے وہ بولے کہ ہمیں تو تم ہم جیسے ہی ایک آدمی نظر آتے ہو اور ہمیں تو تمہارے پیروکار وہی نظر آتے ہیں جو ہم میں سے رذیل ہیں وہ بھی سرسری نظر سے، اور ہم تم میں اپنے سے کوئی فضیلت بھی نہیں پاتے بلکہ تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں۔"

☆☆☆☆☆

سوال: حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد حرام کی خدمت کرنا کس کے برابر کا کام نہیں؟



جواب: أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ ٱلْحَآجِّ وَعِمَارَةَ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ كَمَنْ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْأٓخِرِ وَجَـٰهَدَ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ لَا يَسْتَوُۥنَ عِندَ ٱللَّهِ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِي ٱلْقَوْمَ ٱلظَّـٰلِمِينَ

"کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلا دینا اور مسجد حرام کی خدمت کرنا اس کے برابر کر دیا ہے جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لائے اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا، یہ اللہ کے نزدیک برابر کے نہیں اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔"

☆☆☆☆☆

سوال: جو لوگ اپنے مال اللہ کی خوشنودی چاہنے کیلئے اور اپنے دلوں کو ثابت قدم رکھنے کیلئے خرچ کرتے ہیں ان کی مثال کس جیسی ہے؟



جواب: ان کی مثال اس باغ کی سی ہے جو کسی اونچی زمین پر ہو اس پر زوردار بارش پڑی تو وہ باغ دگنا پھل لایا پھر اگر زور دار بارش نہ پڑے تو ہلکی سی پھوار ہی کافی ہے اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔(البقرۃ:265)

☆☆☆☆☆

سوال: قرآنی الفاظ "عِمارَۃُ المَسجِد" کا مطلب کیا ہے؟



جواب: مسجد کی تعمیر کرنا،اس کے بوسیدہ حصے کی مرمت کرنا یا مسجد کی زیارت کرنا اس میں رہنا۔

اعتمر ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جس نے مسجد کی زیارت کی۔اسی سے لفظ "عمرہ" بنا ہے۔عمرہ بیت اللہ شریف کی زیارت کرنے کو کہتے ہیں جو شخص مسجد میں بکثرت آتا جاتا ہو اور مسجد ہی میں رہتا ہو اس کو "عمار" کہتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

سوال: کفران نعمت کرنے والوں کی سرزنش کے لیے قرآن مجید میں کیا تمثیل بیان ہوئی ہے؟



جواب: وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ (النحل:112)

"اور اللہ ایک ایسی بستی کی مثال بیان فرماتا ہے جہاں ہر طرح کا امن چین تھا اس کی روزی بافراغت ہر جگہ سے چلی آتی تھی پھر اللہ کے احسانوں کی ناشکری کی پھر اللہ نے ان کے برے کاموں کے سبب سے جو وہ کیا کرتے تھے یہ مزہ چکھایا کہ ان پر فاقہ اور خوف چھا گیا۔"

☆☆☆☆☆

سوال: کافروں اور مومنوں میں فرق کرنے کی قرآن مجید میں کیا مثال دی گئی ہے؟



جواب: مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ (هود:24)

"دونوں فریقوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اندھا اور بہرا ہو اور دوسرا دیکھنے والا اور سننے والا، کیا دونوں کا حال برابر ہے، پھر تم کیوں نہیں سمجھتے۔"

☆☆☆☆☆

سوال: کیا کسی قوم نے اللہ پر ایمان لانے کے بعد اپنے نبی سے بتوں کی فرمائش کی؟



جواب: جی ہاں

وَجَاوَزْنَا بِبَنِيٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ قَالُوْا يَا مُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ (الاعراف:138)

"اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار اتارا تو ایک ایسی قوم پر پہنچے جو اپنے بتوں کے پوجنے میں لگے ہوئے تھے، کہا اے موسیٰ! ہمیں بھی ایک ایسا معبود بنادے جیسے ان کے معبود ہیں، فرمایا بے شک تم لوگ جاہل ہو۔"

☆☆☆☆☆

سوال: خوشحالی میں کیا بھولنا دنیاوی اور اخروی بربادی کا باعث ہو سکتا ہے؟

جواب: خود کو مالک سمجھنا اور رب کی پکڑ کو بھول جانا۔

إِنَّمَا مَثَلُ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا كَمَآءٍ أَنزَلْنَٰهُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ فَٱخْتَلَطَ بِهِۦ نَبَاتُ ٱلْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ ٱلنَّاسُ وَٱلْأَنْعَٰمُ حَتَّىٰٓ إِذَآ أَخَذَتِ ٱلْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَٱزَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَآ أَنَّهُمْ قَٰدِرُونَ عَلَيْهَآ أَتَىٰهَآ أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَٰهَا حَصِيدًا كَأَن لَّمْ تَغْنَ بِٱلْأَمْسِ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ ٱلْءَايَٰتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ۔ (یونس:24)

"دنیا کی زندگی کی مثال مینہ کی سی ہے کہ اسے ہم نے آسمان سے اتارا پھر اس کے ساتھ سبزہ مل کر نکلا جسے آدمی اور جانور کھاتے ہیں، یہاں تک کہ جب زمین سبزے سے خوبصورت اور آراستہ ہو گئی اور زمین والوں نے خیال کیا کہ وہ اس پر بالکل قابض ہو چکے ہیں، تو اس پر ہماری طرف سے دن یا رات میں کوئی حادثہ آپڑا سو ہم نے اسے ایسا صاف کر دیا کہ گویا کل وہاں کچھ بھی نہ تھا، اس طرح ہم نشانیوں کو کھول کر بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے سامنے جو غور کرتے ہیں۔"

☆☆☆☆☆

سوال: قوم ثمود نے اپنے نبی کو سحر زدہ، اپنے جیسا عام انسان، جھوٹا قرار دیتے ہوئے کیا مطالبہ کیا؟



جواب: فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ (الشعراء:187)

"سو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرادے اگر تو سچا ہے۔"

☆☆☆☆☆

سوال: اللہ تعالی نے خیر و شر کے حوالے سے دو غلاموں کی کیا مثال دی ہے؟



وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلاً رَّجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ لاَ يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ وَهُوَ كَلٌّ عَلَى مَوْلاهُ أَيْنَمَا يُوَجِّههُّ لاَ يَأْتِ بِخَيْرٍ هَلْ يَسْتَوِي هُوَ وَمَن يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (النحل:76)

"اور اللہ نے دو (ایسے) آدمیوں کی مثال بیان فرمائی ہے جن میں سے ایک گونگا ہے وہ کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا اور وہ اپنے مالک پر بوجھ ہے وہ (مالک) اسے جدھر بھی بھیجتا ہے کوئی بھلائی لے کر نہیں آتا، کیا وہ (گونگا) اور (دوسرا) وہ شخص جو (اس منصب کا حامل ہے کہ) لوگوں کو عدل و انصاف کا حکم دیتا ہے اور وہ خود بھی سیدھی راہ پر گامزن ہے (دونوں) برابر ہو سکتے ہیں۔"

☆☆☆☆☆

سوال: جن و انس کس کام میں ناکام رہیں گے؟

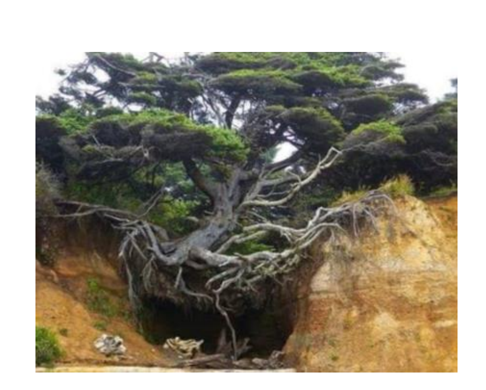


جواب: قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا (السراء:88)

"کہہ دو کہ اگر انسان اور جن سب کے سب مل کر اس قرآن جیسی کوئی چیز لانے کی کوشش کریں تو نہ لا سکیں گے، چاہے وہ سب ایک دوسرے کے مددگار ہی کیوں نہ ہوں۔"

☆☆☆☆☆

سوال: بری بات کی مثال کس جیسی ہے؟



جواب: وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِن فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِن قَرَارٍ (ابراهيم:26)

"اور ناپاک بات کی مثال ناپاک درخت کی سی ہے (نہ جڑ مستحکم نہ شاخیں بلند) زمین کے اوپر ہی سے اکھیڑ کر پھینک دیا جائے گا اس کو ذرا بھی قرار (وثبات) نہیں۔"

☆☆☆☆☆

سوال: تدبیر اور علم کے حوالے سے قرآن مجید میں کون سی مثال پیش کی گئی ہے؟

جواب: فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِن وِعَاءِ أَخِيهِ كَذَلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ إِلاَّ أَن يَشَاءَ اللّهُ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مِّن نَّشَاءُ وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ (یُوسُف،76:12)

"پس یوسف (علیہ السلام) نے اپنے بھائی کی بوری سے پہلے ان کی بوریوں کی تلاشی شروع کی پھر (بالآخر) اس (پیالے) کو اپنے (سگے) بھائی (بنیامین) کی بوری سے نکال لیا۔ یوں ہم نے یوسف (علیہ السلام) کو تدبیر بتائی۔ وہ اپنے بھائی کو بادشاہِ (مصر) کے قانون کی رو سے (اسیر بنا کر) نہیں رکھ سکتے تھے مگر یہ کہ (جیسے) اللہ چاہے۔ ہم جس کے چاہتے ہیں درجات بلند کر دیتے ہیں، اور ہر صاحبِ علم سے اوپر (بھی) ایک علم والا ہوتا ہے۔"



اللہ کی رضا کے لیے خرچ کرنے والوں کی قرآنی مثال کیا ہے؟

جواب: وَ مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَ تَثْبِیْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَیْنِۚ-فَاِنْ لَّمْ یُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّؕ-وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ(البقرۃ:265)



"اور جو لوگ اپنے مال اللہ کی خوشنودی چاہنے کیلئے اور اپنے دلوں کو ثابت قدم رکھنے کیلئے خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس باغ کی سی ہے جو کسی اونچی زمین پر ہو اس پر زوردار بارش پڑی تو وہ باغ دگنا پھل لایا پھر اگر زور دار بارش نہ پڑے تو ہلکی سی پھوار ہی کافی ہے اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔"

☆☆☆☆☆

سوال: قرآنی الفاظ "اَساطِیرُالاَوَّلِینَ" کے معانی کیا ہیں؟



جواب: اساطیر اُسطورۃ کی جمع ہے، قدیم لوگوں کی تحریریں، داستانیں، بے بنیاد قصے اور کہانیاں، خرافیات، کسی قوم کی دیومالائی روایات جو اس کے عقائد اور مسلمات پر مبنی ہوں۔

☆☆☆☆☆

سوال: قرآنی الفاظ " كَذٰلِكَ كِدْنَا لِیُوْسُفَ "کا کیا مطلب ہے؟



جواب: "اس طرح ہم نے یوسف (علیہ السلام) کی تائید اپنی گہری تدبیر سے کی۔

کدنا: خفیہ تدبیر

☆☆☆☆☆

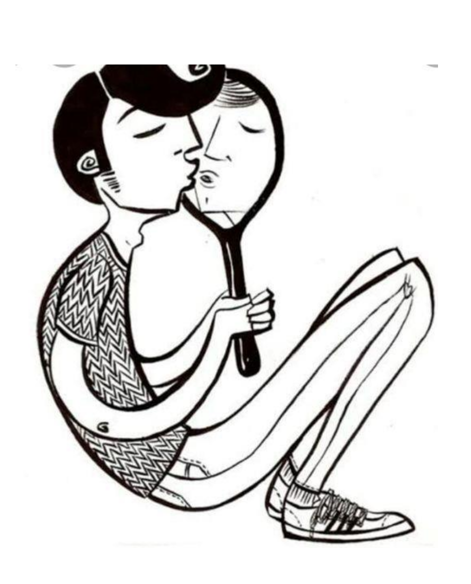
سوال: قرآنی لفظ" دابّۃ" کا کیا مطلب ہے؟



جواب: زمین پر چلنے والا جانور، سواری کا جانور

☆☆☆☆☆

سوال: جب مشرکوں کے سامنے آیات پڑھیں جائیں تو وہ کیا کہتے ہیں؟



جواب: وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْھِمْ اٰیَاتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ ھٰذَآ اِنْ ھٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ (الانفال:31)

"اور جب ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اور اگر ہم چاہیں تو اس (قرآن) کے برابر (ایسی باتیں) ہم بھی کہہ دیں اس میں پہلوں کے بے سند قصے کے سوا اور کچھ نہیں۔"

☆☆☆☆☆

سوال: قرآنی الفاظ "بِمَا کَانُوا یَصْنَعُونَ" (النحل:112) کا کیا مطلب ہے؟



جواب: جو وہ کیا کرتے تھے۔

☆☆☆☆☆

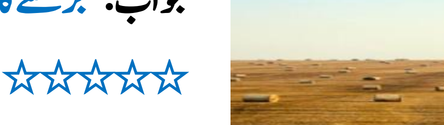
سوال: قرآنی الفاظ "عَبْدًا مَّمْلُوْكًا" (النحل:75) کا کیا مطلب ہے؟



جواب: ایک ایسا شخص جو خود کسی کی ملکیت میں ہے۔ جسے خود پر کوئی اختیار حاصل نہیں۔

☆☆☆☆☆

سوال: قرآنی لفظ "حصیدًا" کا کیا مطلب ہے؟

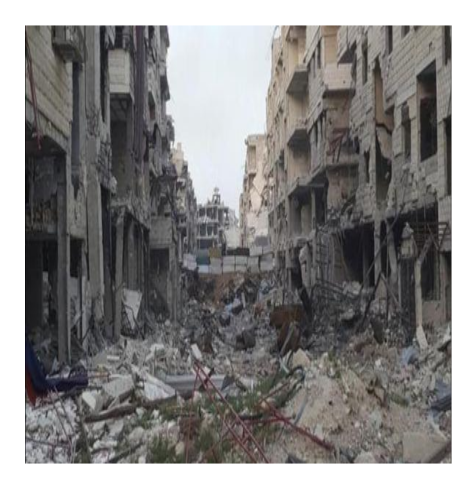




جواب: جڑ سے کاٹی ہوئی کوئی چیز، کٹی ہوئی کھیتی یا فصل.

☆☆☆☆☆

سوال: سوال: انبیاء و رسل کی بھرپور دعوت کی مثالوں کے باوجود گمراہی اور ہٹ دھرمی کرنے والوں کا انجام کیا ہوتا رہا ہے؟



جواب: وَ كُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۫ وَ كُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ﴿الفرقان:٣٩﴾

"اور ہم نے ان کے سامنے مثالیں (انبیاء و رسل کے ذریعے حقائق کو واضح کر کے اتمام حجت کی) بیان کیں پھر ہر ایک کو بالکل ہی تباہ و برباد کر دیا۔"

☆☆☆☆☆

سوال: قرآنی الفاظ "وَلَا تَنْهَرْهُمَا" (الاسراء:23) کا کیا مطلب ہے؟



جواب: انہیں (والدین کو) نہ جھڑکنا۔

سوال: قرآنی الفاظ "يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ" (النحل:59) کا کیا مطلب ہے؟



جواب: لوگوں سے چھپا پھرتا ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال : قرآنی لفظ "سِقَايَة" کا مطلب کیا ہے؟



جواب: پانی پلانے کی جگہ ،پانی پلانے کا برتن ،خدمت آب رسانی۔

☆☆☆☆☆

سوال: قرآنی لفظ "اسفارا" (الجمعة:5) کا کیا مطلب ہے؟



جواب: سِفر کا مطلب ہے عظیم کتاب۔اس کی جمع اَسفارا ہے یعنی عظیم آسمانی کتابیں.

☆☆☆☆☆

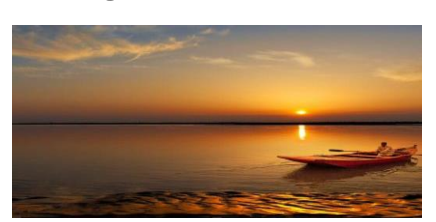
سوال: قرآنی لفظ "حَرَجٌ" کا کیا معنی ہے؟



جواب: گھنے درختوں والی جگہ جس سے پار ہونا دشوار ہو،دبلی اونٹنی ،انتہائی تنگ وسخت، تنگی۔

☆☆☆☆☆

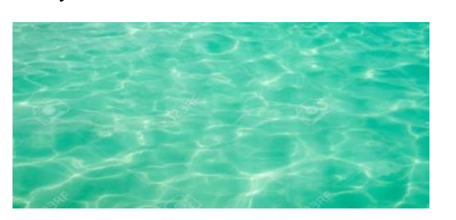
سوال: قرآنی لفظ "البَحر" کا مطلب کیا ہے؟



جواب: دریا۔ سمندر۔

☆☆☆☆☆

سوال: قرآنی لفظ "غَيۡرِ اٰسِنٍ" (محمد:15) کا کیا مطلب ہے؟



جواب: (پانی) جو بدبو کرنے والا نہیں۔

☆☆☆☆☆

سوال: قرآنی الفاظ "فِی مَوۡجٍ كَالۡجِبَالِ" کا کیا مطلب ہے؟



جواب: ایسی موجوں میں جیسے پہاڑ

☆☆☆☆☆

سوال: قرآنی لفظ "بَطَرًا" کا مطلب کیا ہے؟



جواب: اتراہٹ، گھمنڈ، غرور، گمان تکبر
حق کا انکار کرتے ہوئے

☆☆☆☆☆

سوال: قرآنی الفاظ "وَ يَصۡنَعُ الۡفُلۡكَ" کا کیا مطلب ہے؟



جواب: اور (نوح) کشتی بناتے رہے۔

☆☆☆☆☆

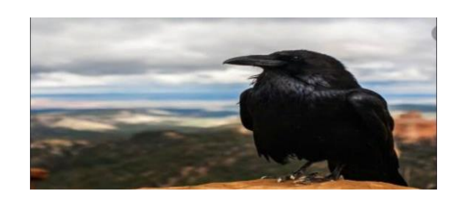
سوال: قرآنی الفاظ: "أُغْشِيَتْ وُجُوهُهُمْ" کا کیا مطلب ہے؟



جواب: ڈھانک دیئے گئے ان کے چہرے۔

☆☆☆☆☆

سوال: قرآنی لفظ "غُرَاباً" کا کیا مطلب ہے؟



جواب: زاغ، کوا۔

☆☆☆☆☆

سوال: قرآنی الفاظ "كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ" کا کیا مطلب ہے؟



جواب: اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے۔

☆☆☆☆☆

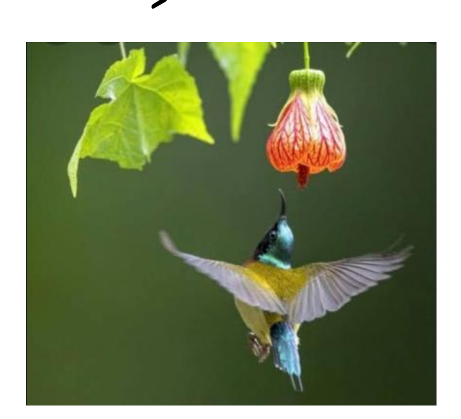
سوال: "جنة من نخيل و اعناب" کا کیا مطلب ہے؟



جواب: نَخِيْلٍ: کھجور وَّاَعْنَابٍ: اور انگور
یعنی کھجوروں اور انگوروں کا باغ

☆☆☆☆☆

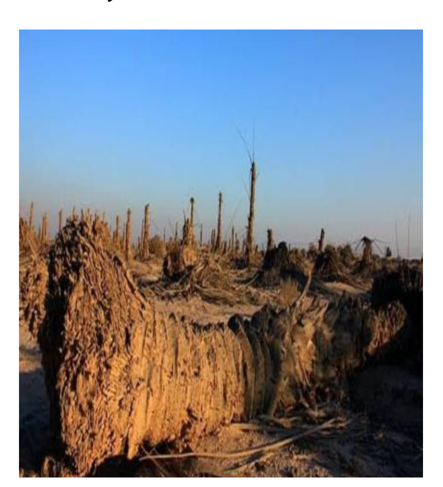
سوال: قرآنی لفظ "طَائِرٌ" کا کیا مطلب ہے؟



جواب: پرندہ

☆☆☆☆☆

سوال: قرآنی الفاظ "نَخْلٍ خَاوِيَةٍ" (الحاقة:7) کا کیا مطلب ہے؟



جواب: کھجور کے کھوکھلے تنے۔

☆☆☆☆☆
